گلشن خطائی
06.02.2014

گُلبن

(شعری مجموعہ)

گلشن خطائی کاشمیری

39/2043 خطائی سنس، ایم جی روڈ، کوچین-۶۸۲۰۱۶ (کیرلا)
39/2043 Khatai Sons, M.G. Road, Kochin-682016 (Kerala)
خطائی ریسیڈنسی، مغل محلہ لال بازار، سری نگر، کشمیر
Khatai Residency, Mughal Mohalla,
Lal Bazaar, Srinagar, Kashmir-190023
Mobile:09633747272
E-mail:gulshankhatai@gmail.com

نام کتاب	:	گلبن
شاعر	:	گلشن خطائی کاشمیری
مستقل پتہ	:	ایم.جی.روڈ، کوچین۔682016(کیرلا)
تعداد	:	500
قیمت	:	200/-
سن اشاعت	:	2013
سرورق	:	شرافت حسین
کمپوزنگ	:	ساجد انیق خان، ٹانڈہ، امبیڈکر نگر (یوپی)
طباعت	:	مفید گرافکس، بنگلور
انتخاب و ترتیب	:	گلشن خطائی کاشمیری

Urdu Poetry "Gulbun"

By : Gulshan Khatai Kaashmiri

39/2043 Khatai Sons, M.G. Road, Kochin-682016 (Kerala)

Edition : 2013

انتساب

مرحومین

والد........... محترم حاجی احمد علی خطائی

والدہ......... محترمہ زینا احمد علی خطائی

چچا............ محترم حاجی علی محمد خطائی

کے نام

گلشن خطائی کاشمیری

فہرست

غزلیں

نظمیں

گلشن خطائی: موسمِ ہجر کا شاعر

گلشن خطائی کا وطنِ مالوف کشمیر جنت بے نظیر ہے۔ عہد شباب سے ہی انہوں نے کوچین کیرلا کو دوسرا گھر بنا رکھا ہے ایک لحاظ سے خطائی صاحب بہت خوش قسمت بھی ہیں کہ انہیں کشمیر و کیرلا کے لوگوں کا خلوص و پیار مل رہا ہے۔ یہ بات بھی سچ ہے کہ اس میں ان کی خوبصورت شخصیت، منکسر المزاجی اور اوصافِ حمیدہ کا بھی عمل دخل ہے۔

اردو شاعری، خاص طور پر اردو غزل کے جدید نمائندہ شعرائے کرام میں اپنے وطنِ عزیز سے دور رہ کر، کسی اجنبی دیار میں یا پردیس میں روزگار کے سلسلے میں مقیم رہنے سے، جو ہجرت کے مسائل ابھر کر سامنے آئے ہیں چند نامور اردو شعراء خاص کر اردو غزل گو شعراء جیسے افتخار عارف وغیرہ نے ان مسائل کو اپنی غزلیہ شاعری میں اس طرح مؤثر اور لبھاؤنے انداز میں Accomodate کر دیا کہ ان کا انوکھا اور اچھوتا اندازِ تکلم اور ان کی منفرد و مخصوص فکر و سوچ ان کی پہچان بن کر رہ گئی۔

گلشن خطائی کا جسم و دل کوچین کیرلا میں ہی سہی، لیکن ان کی روح کشمیر میں ہی رہتی ہے اس کشمیر میں جہاں وہ تولد ہوئے ہیں، جہاں ان کے آباء اجداد مدفون ہیں، جہاں ان کا بچپن گذرا ہے اور وہ نوجوان ہوئے ہیں اور جہاں کے خوبصورت و بے مثال نظاروں، آبشاروں اور سبزہ زاروں کا عکس اور گلوں اور گلابوں کی مہک، آج بھی ان کے انگ انگ کو معطر و مسحور کئے ہوئے ہے اور ان کے وجود کا ایک لاینفق حصہ بنی ہوئی ہے کہ سالہا سال گزر جانے کے باوجود بھی وہ انہیں ہرگز بھلا نہ پائے ہیں اور نہ ہی کوچین کے لامتناہی سمندر سے آنے والی وخوشگوار ہوا کے جھونکے ہی، ان کے ذہن و دل سے اسے ہٹا پائے ہیں۔

گلشن خطائی کی اردو شاعری میں جگہ جگہ پر اپنے وطن عزیز کی عظمت کا احساس ملتا ہے۔ گلشن خطائی نے کوچین کیرلا کو اپنا دوسرا وطن تو بنا لیا ہے لیکن اپنے آبائی وطن سے دور رہ کر وہ

اپنے آپ کو "بے دیار" ہی سمجھتے ہیں۔

رہتا ہے اک زمانے سے گلشنؔ وطن سے دور
مولا تو ہی سہارا ہے اس بے دیار کا

کشمیر جنت بے نظیر کا ہر موسم، خواہ وہ پھلوں، پھولوں اور رنگ ونکہت کا موسم بہار ہو یا پھر خون جما دینے والی یخ بستہ برفیلی ہواؤں کا موسم سرما، سرسبز وشاداب چناروں کے، سندوری رنگ میں رنگا دینے والا موسم خزاں ہو یا ہڈیوں میں اترنے والی پروائیوں والا آمدِ بہار کا موسم، غرض ہر موسم کی اپنی الگ ہی آن بان اور شان وشوکت اور حسن و جمال ہوتا ہے کہ شاعر کے حساس دل ودماغ کو متاثر کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ موسموں کے اس خوبصورت فطری تغیر وتنزل کا اظہار گلشن خطائی نے بھی اپنی شاعری میں اپنے خوبصورت انداز میں اپنے کلام میں جا بجا کیا ہے جیسے ؎

یخ بستہ ہو رہا ہے بدن کاشمیر کا
موسم ہے وادیوں کا بڑے پیچ وتاب میں

یا پھر ؎

ہر سو سفید برف سے کہسار ڈھک گئے
یخ بستہ ہو گیا ہے گلستان آج کل

موسم بہار تو موسم بہار ہی ہوتا ہے، کشمیر میں اس موسم میں ہر سو رنگ ونکہت کا عالم اپنے شباب پر ہوتا ہے۔ ہر جانب سبزہ زاروں میں مسحور ومخمور کر دینے والے غنچوں اور گلوں کی بھینی بھینی سی خوشبو فضا میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے دور دور تک قوسِ قزح کے رنگوں والے شگوفے اور کلیاں استقبال کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی جنت میں داخل ہو کر چہل قدمی کر رہے ہیں۔

گلشن خطائی نے بھی یہاں کے موسم بہار کی منظر کشی کی ہے۔ وادیٔ کشمیر کی خوبصورتی کی داد دی ہے خواہ وہ چشمہ شاہی کا آب شیریں ہو یا پھر یہاں کے نوجوان، یہاں کے گلاب ہوں یا پھر یہاں کا ذرّہ ذرّہ۔

دیکھو تو ذرہ ذرہ ہے کشمیر کا غزل
سن پاؤ تو گلاب مغنی ہے خوش گلو

گفتار کے جو غازی ہیں وادی کے نوجواں
گلشنؔ دُعا ہے ان کا ہو کردار بھی باوضو
دیکھ کر تجھ کو ہوا محسوس یہ
دیکھ لی دنیا میں جنت دیکھ لی
آب شیریں چشمہ شاہی کا پیا
پتھروں کے بیچ نعمت دیکھ لی

چند دہائیوں سے کشمیر کے حالات انتہائی دگرگوں رہے۔ کشمیری چاہے دنیا میں کہیں بھی رہے اس کا دل یہیں کشمیر میں اور کشمیریوں کے ساتھ دھڑکتا رہتا ہے۔ نامساعد حالات نے دنیا میں پھیلے ہوئے کشمیریوں کو انتہائی غم زدہ اور پریشان حال بنادیا۔ یہاں کی اس اتھل پتھل کا اثر نہ صرف یہاں کے مقامی ادیبوں، شاعروں اور مصوروں کی تخلیقات پر حاوی رہا بلکہ کشمیر الاصل، مہاجر قلمکاروں کے ادب پاروں پر بھی مسلط رہا۔ گلشنؔ خطائی کا دل ان ناقابل برداشت حالات سے کیسے بچا رہتا؟ انہوں نے بھی اپنے وطن عزیز سے والہانہ محبت اور ہموطنوں سے خلوص و پیار رکھنے والے دیگر ادیبوں اور شاعروں کی طرح ہی اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کیا اور کھل کر کیا جس کا بھرپور عکس ان کی اردو شاعری میں جابجا نظر آتا ہے جس کا ایک قابل قدر حصہ وقتاً فوقتاً مقامی اور ملکی رسائل و جرائد میں بھی شائع ہوتا رہا ہے اور اب ان کے مجموعے میں بھی اس طرح کے کلام کو جگہ مل رہی ہے۔ یہ ایک بین مثال ہے کہ گلشنؔ خطائی کو چین کیرلا میں رہ کر بھی کشمیر میں رہتے ہیں، اس کشمیر میں، جس کے ساتھ ان کی بے شمار یادیں وابستہ ہیں، ان کی بے انتہا محبت، عقیدت اور پیار ہے اور جہاں کے لوگوں، جن میں وہ خود بھی شامل ہیں، کے لئے ان کے دل میں محبت و خلوص اور عقیدت واحترام اور زبان پہ دعا ہے کہ۔

رہے گلشنؔ وادیٔ کشمیر یا کوچین میں
ہے دعا خوشیوں کی بجتی ہی رہیں شہنائیاں

میں پھر اپنی پہلی والی بات پہ آجاتا ہوں کہ اردو زبان کے موجودہ دور کے قدآور غزل گو شعراء نے ہجرت کے موضوع یا المیہ کو، جس فنی اور فکری مہارت و چابکدستی سے، اردو شاعری

خاص طور پر صنفِ غزل کی خوبصورتی اور حسن میں ایک انمول نگینے کی طرح سجایا اور سنوارا ہے اور اس کو دیدہ زیب، دلکش و ہر دلعزیز بنایا ہے کہ ہجرت کے موضوع پر ان کے اشعار پڑھ کر قارئین و سامعین فرطِ طرب سے حیرت زدہ ہو جاتے ہیں اور ایسے بے مثال اشعار پر کھلے دل و دماغ سے داد بھی دیتے ہیں اور بھرپور طرح سے دیتے ہیں۔ ایسے خوبصورت اور قابل غور و فکر اشعار بھی گلشن خطائی کے زیرِ نظر کلام میں کثرت سے ملتے ہیں اور جا بجا ملتے ہیں اور انہیں اپنے وطن سے بہت دور جاتے وقت دکھ بھی ہوتا ہے کہ وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ؎

اپنے خوابوں کی حسیں تصویر کو
جا رہا ہوں چھوڑ کر کشمیر کو

اور وہ تمنا بھی کرتے ہیں جیسا کہ وطن سے ہجرت کرنے والے مہاجر کرتے رہتے ہیں کہ

خوش نصیبی کی ان کی کیا کہئے
جن کو اپنے وطن کی خاک ملے

گلشن خطائی صاحب ایک اچھے شاعر ہیں ان کا کلام معیاری کلام ہے۔ انہوں نے نعت و مناجات والی شاعری بھی جم کر کی ہے اور بہت اچھے اچھے اشعار نکالے ہیں۔ ان کی زبان بالکل سادہ اور آسان بھی ہے۔ کبھی سخت فہم اور گنجلک الفاظ استعمال نہیں کرتے۔ طبیعت میں دریا کی روانی ہے۔ الفاظ و تراکیب کا استعمال بھی خوب جانتے ہیں اور اب کافی دنوں سے شاعری کرتے ہیں کہ ان کا مجموعۂ کلام بہت پہلے آنا چاہئے تھا لیکن عدیم الفرصت ہونے کی وجہ سے، شاید ایسا نہ کر سکے پھر بھی دیر آید درست آید والے معاملے کے تحت ان کا اقدام قابل صد تحسین و ستائش ہے۔

دعا کرتا ہوں کہ برادرم محترم گلشن خطائی کے اس اولین خوبصورت شعری مجموعے کی ادبی حلقوں میں خوب پذیرائی اور آؤ بھگت ہو۔ آمین!

خیر اندیش
اشرف آثاری

گلشن خطائی کا ادبی سفر

گلشن خطائی کاشمیری کم عمری سے ہی ایک کامیاب بزنس مین کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں لیکن اردو شعر وادب سے انہیں بچپن ہی سے لگاؤ رہا۔ اردو کتب ورسائل کے لئے اُنکی خدمات معاون ثابت ہوتی رہی۔ اُن سے میرے مراسم اب سے لگ بھگ چالیس برس قبل مستحکم ہوئے تھے وہ شاعری کے ساتھ افسانہ نگاری بھی کررہے تھے۔ ماہنامہ ''پرواز'' لدھیانہ میں شائع شدہ میری کہانی ''دل ٹوٹے آواز نہ آئے'' نے انہیں متاثر کیا اور انکا اس سلسلے میں تعریفی خط موصول ہوا تھا۔ قلمی دوستی کے ذریعے ہم پر کھلا کہ ہمارے نظریات آپس میں بڑی حدتک میل کھاتے ہیں۔ وہ میرے یہاں آئے میں انکے ہاں گیا اور ہمارے تعلقات گھریلو قسم کے ہوگئے۔ نئی عمر تھی، نئی امنگیں تھیں، اردو ادب کے لئے بھی بہت کچھ کرنے کے حوصلے تھے۔ ہم دونوں برابر لکھ اور چھپ رہے تھے پھر ایسا ہوا کہ دونوں غم روزگار کی بھول بھلیوں میں گم ہوگئے۔ گلشن خطائی کاروباری سلسلے میں وزیگا پٹنم کوڑائی کنال، کوچین دوڑتے بھاگتے رہے اور میں خود بھی بزنس کے سلسلے میں کئی صوبوں کی خاک چھانتا رہا اِس بیچ ہم نے کچھ لکھا پڑھا نہیں۔ ہمارے ساتھ دنیاداری کے مسائل تھے، مصروفیت نے کتابوں، رسالوں سے رشتہ ہی منقطع کردیا تھا لیکن ہم دونوں نے ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھا۔ بیس سال کا عرصہ گذر گیا۔ اکیسویں صدی آگئی، مسائل کچھ کم ہوگئے تو میں پھر ادبی دنیا میں لوٹ آیا لیکن اس بار شاعری کے ساتھ وارد ہوا تھا۔ میں نے گلشن کو بھی اپنی سمت کھینچنا شروع کیا اپنے اشعار کے ذریعے انکے ادبی ذوق کے بند کیواڑوں پر اکثر دستک دیتا رہا۔ بالآخر اُنکے سوئے ہوئے جذبۂ شوق نے انگڑائی لی اور پوری طرح بیدار ہوگیا۔

جب ۲۰۰۹ء دوسری بار میں کشمیر پہنچا تو وہاں کا منظرنامہ ہی بدل چکا تھا پرانے قلمکار ساتھیوں کی ادبی سرگرمیاں سرد پڑ چکی تھیں۔ میرے والدین کی طرح گلشن کے والدین بھی دُنیا

سے منہ موڑ چکے تھے ایک پوری نسل بدل چکی تھی۔ گلشن ناؤپورہ کا پرانا مکان چھوڑ کر مغل محلہ لال بازار خطائی ریزیڈنسی میں منتقل ہو چکے تھے۔ سرینگر مجھے ویران سا لگا۔ گلشن کی والدہ جو محبت اور ممتا کا پیکر تھیں جنکی تصویر ہمیشہ مرے تصور میں ابھرتی تھی اور جو گلشن کو انکے اصلی نام غلام محمد سے پکارتی تھیں مجھے نہیں ملیں تو میں دل برداشتہ ہو گیا لیکن یہ دیکھ کر قدرے خوشی ہوئی کہ گلشن خطائی نے دوبارہ اپنی شعری دُنیا آباد کر لی ہے۔ وہ ماہنامہ حکیم الامت میں تواتر کے ساتھ چھپ رہے تھے اسکے علاوہ ہندوستان کے کئی اخبار و رسائل میں انکی تخلیقات شائع ہو رہی تھیں۔ اب انکا شعری مجموعہ ''گلبن'' کے عنوان سے عنقریب شائع ہونے والا ہے جس میں بیشتر نئی غزلیں اور تازہ کار نظموں کو شامل کیا گیا ہے۔ مجھے انکی شاعری میں پہاڑی جھرنوں کا مدھر سنگیت سنائی دیتا ہے، فکر میں جھیل کی گہرائیوں کا معنی خیز سکوت اور لب ولہجہ میں سرسبز وادیوں کی پاکیزگی اور پروقار قدروں کی گونج کا احساس ہوتا ہے۔

''گلبن''، گلشن خطائی کا ادبی سفر کا پہلا پڑاؤ ہے اس مجموعہ کی اشاعت سے انہوں نے نہ صرف اپنا تخلیقی اثاثہ کتابی شکل میں اگلی نسل کے لئے محفوظ کر لیا ہے بلکہ اپنی وادی کے ان تمام نئے قلمکاروں کی صف میں خود کو کھڑا کیا ہے جنکے فن پارے اردو زبان و ادب کی آبیاری میں حصہ دار بن رہے ہیں۔ امید کی جانی چاہئے کہ جلد ہی اُنکے منقبتی شعری اور نثری تخلیقات کے مجموعے بھی منظر عام پر آ کر قارئین ادب سے خراجِ تحسین پائیں گے۔

شرافت حسین

ایڈیٹر ''وقارِ ادب''

ٹانڈہ، امبیڈکر نگر (یوپی)

منظوم تقریظ

بشیر آثم، بے پور

جہاں اہل فن کی ہوا تک نہ آئی
جہاں پر سمجھتے تھے اردو پرائی
نہ پہنچے تھے کوچین اردو کے داعی
بسے ہیں وہاں جاکے گلشن خطائی
وہاں پر ادب کی عمارت اٹھائی
ہر اک سو بہارِ سخن لہلائی
مبارک ہو تجھ کو اے گلشن خطائی
تیری آرزو اب گھٹا بن کے چھائی

تری فکر میں عشق کی سرمدی ہے
تیرے ذکر میں حسن کی دلکشی ہے
تری شاعری کیا ہے درس خودی ہے
بیاں میں شعور اور شائستگی ہے
تجھے یوں تو ''اوزان'' کی فکر بھی ہے
نمایاں مگر مقصدِ شاعری ہے
دعا ہے کرے یہ ترا نام روشن
یہ تصنیف تیری بعنوان 'گلبن'

ہے گلشن خطائی بہاروں کا شاعر
ہے طوفانوں رنگیں کناروں کا شاعر
مجالس کا اور اشکباروں کا شاعر
مناقب کا حمد اور نعتوں کا شاعر
ہے نظم و غزل اور نظاروں کا شاعر
کتابوں معیاری رسالوں کا شاعر
غم ماضی و حال پر یاس بھی ہے
مگر اپنے فردا کا احساس بھی ہے

ہے فطرت میں شامل بزرگوں کی خدمت
گوارا نہیں قوم و ملت کی ذلت
رہی ہے سدا علم کی قدر و قیمت
ملے ہیں وراثت میں عرفان وحکمت
زباں پر صداقت جگر میں امانت
نگاہوں میں ہے عظمتِ آدمیت
اے آثم رہے ان کا سرسبز گلشن
مبارک ہو گلشن کو تخلیق 'گلبن'

اپنی بات

کوئی مشاق مصور ہو یا کہنہ مشق شاعر، کوئی نامور ادیب ہو یا نقاد، وہ مشکل سے مشکل ترین موضوع پر اپنے قلم کو جنبش دینے سے اتنا کتراتا نہ ہوگا جتنا پہلی بار ''اپنی بات'' کہتے ہوئے ڈرتا ہے جیسے اسے پل صراط پر سے گذرنا پڑ رہا ہو- میں بھی اسی کشمکش کے دور سے گذر کر آپ صاحبان بلند ذوقِ سخن سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں-

میری پیدائش: 3 ستمبر 1946 بمطابق ٦ ماہ شوال المکرّم، منگلوار، وادیٔ گلپوش، سری نگر کشمیر کے مدین صاحب محلّہ جڈی بل (جو کہ دنیا بھر میں پیپر ماشی دستکاری کیلئے مشہور و معروف ہے) ہوئی- والدین نے میرا نام غلام محمد رکھا جو بچپن ہی سے قدرے گم ہو کر محبتوں و شفقتوں سے گلشن بن گیا-

میرا خاندان: شجرۂ نسب شاہان صفوی ایران (1737-1485) کے پہلے بادشاہ شاہ اسماعیل خطائی سے ان کے دادا شیخ صفی الدین اربیلی اشک (جو مجتہد بزرگ تھے) سے ہو کر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام علیؑ ابن ابی طالبؓ سے جاملتا ہے جو ذریت ابراہیمؑ ہیں اس طرح ہمارا خاندان صفوی و موسیوی ہے- شاہ اسماعیل خطائی نہ صرف نڈر قابل حکمران اور باایمان مسلمان تھے بلکہ ساتھ ساتھ تین زبانوں میں شاعری کرتے تھے اور صاحب دیوان تھے- ان کے کلام کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے اور موجود ہے- ہمارے بزرگ خواجہ حسن علی خطائی (مرحوم و مغفور) ایران پر روس اور ترکی کے دشمنان حملوں سے پیدا ہوئی خانہ جنگی و خلفشار سے بچ کر 1749 میں کشمیر آکے بارہ بل، آروٹ (فتح کدل) میں بس گئے جہاں اب بھی دو مکانوں والی بلڈنگ عشائی کوچے میں موجود ہے جو آج کل گورنمنٹ گرلز اسکول کی تحویل میں ہے- ان کے بعد میرے پردادا خواجہ مصطفیٰ علی خطائی (مرحوم و مغفور) نے دولت آباد، نادپورہ میں ہو بہو ایسا ہی مکان بنا کر پہلے مکان کو خیرآباد کہا- جو آج بھی مضبوطی سے ایستادہ ہے- میرے دادا خواجہ محمد علی خطائی کلکتہ میں 1890 سے تجارت کرتے تھے اور وہیں 1936 میں سپردخاک ہوئے- والد مرحوم الحاج احمد علی خطائی (1913-2001) دوران طالب علمی 1931 سے ''کشمیر چھوڑ دو تحریک'' سے منسلک رہے- اور 1933 میں خانقاہ معلیٰ کے اسٹیج پر آکر حکومت کے خلاف زوردار تقریر کرنے پر نہ صرف گرفتار ہوئے بلکہ 12 کین اور جیل ہوئی- بعد میں وہ اور میرے عزیزی چچا مرحوم الحاج علی محمد خطائی

1951 سے بنگلور اور کوڑائی کنال میں باعزت تجارت کرتے رہے وہ دونوں اور میری ماں محترمہ راجہ احمد علی خطائی، مزار خطائی، محلّہ سید افضل متصل گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول زڈی بل میں دفن ہیں (اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے) 1961 میں انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ بنگلور لے لیا تو ایک طرف تجارت سیکھنے میں میری ہر طرف سے رہنمائی کی اور دوسری طرف میری تعلیم بھی جاری رکھی......ان کی تربیت میں گذرا ہوا ہر پل میرے لئے یادگار اثاثہ ہے۔

ذوق ادب: بچپن ہی سے میرا رجحان ادب وموسیقی سے رہا ہے میری پہلی نظم "وقت" اور پہلی غزل "شکوۂ جوار یار کیا کرتے" 65-1962 میں لکھی گئی ہیں۔ پھر یہ سلسلہ جاری رہا...... بنگلور کی ادبی فضا اور میرے ہم جماعت محمد عثمان سیٹھ خار بنگلوری (مرحوم) کی دوستی نے اس شعلے کو ایسی ہوا دی کہ یہ شرارہ بن کر گویا ہوا۔

گلشن یہی کوشش ہے میں جو بھی کہوں اُس میں
ہر لفظ افادی ہو ، ہر جملہ ہو تعمیری

میری ہر تخلیق زندگی کی ترجمان ہے جو عملی ہے اور عشق حقیقی سے جڑی ہوئی ہے۔ مجھے ہمیشہ حالات کی عکاسی کرنے میں مزہ آتا ہے اس لئے میری تخلیقات ہمیشہ انسان کے اردگرد گھومتی ہیں کبھی کمزوروں اور نہتوں کے درد کی زبان بن کر تو کبھی موسم خزاں میں برف باری کا مزہ لیتی ہیں، کبھی کشمیر کے قدرتی حسن پر فدا ہیں تو کبھی کیرلا کے حسن کا پرستار بن کر گنگاتی ہیں۔ چونکہ میں آدھے سے زیادہ دنیا کا کئی بار سفر کر چکا ہوں وہاں کے لوگوں، تہذیب وتمدن، وہاں کی خوبصورتی مجھے متاثر کی ہوئی ہے اور میں سارے جہاں کو اپنا سمجھتا ہوں اور دنیا کے ہر طبقے کے لوگوں سے مجھے پیار ہے جو حقیقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔

میں کب اور کیسے شاعر بنا؟ یہ سچ جانئے مجھے خود معلوم نہیں بس ایک واقعہ سرسری طور پر ذہن میں ابھرتا رہتا ہے۔ ایک دن میں اسکول میں تھا کہ میرے محلے کا ایک دوست سید افضل زیدی صاحب جو بچپن سے ہم ساتھ دولت آباد کے اسکول میں پڑھ کر یہاں ایس پی ہائی سکینڈری اسکول میں بھی ایک ہی کلاس کے طالب علم تھے میرے پاس ڈوڑتا ہوا آیا اور پریشانی کے عالم میں میرے ہاتھ میں ایک پرچہ تھما دیا۔ دیکھا تو یہ ہمارے محلے کے ہی ایک اور ذہین لڑکے (مرزا منظور حسین) نے جو ہمارے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے (حال ہی میں پروفیسر کے عہدے سے سبکدوش ہو گئے ہیں اور اب بھی ہم اچھے دوست ہیں) نے اس کے اور مزاحیاً کچھ ہجوگوئی کی تھی جس سے سید افضل زیدی صاحب کافی بوکھلائے تھے اور مجھے اصرار کرتے رہے کہ میں اس کا جواب دوں۔ میں نے دوستی کا حق ادا کرتے ہوئے اس کشمیری ہجوگوئی "شاہ صاحبن کوکر" (شاہ صاحب کی مرغی) کا جواب ادھر

ہی موزوں کر کے اس کو دیدیا- جب مرزا منظور صاحب نے یہ پڑھی تو فوراً دوڑتے آ گئے اور اس بات پر الحاق کیا کہ ہم یہ دونوں پرچے پھاڑ کر پھر شیر و شکر ہو جائیں- اور وہی ہوا بھی! بچپن کی شرارتیں بھی کتنی جاندار ہوتی ہیں- اس واقعے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں شاعر ہوں!

مجھے اعتراف ہے کہ اردو زبان سے مجھے اس قدر عشق ہے کہ جب یہاں کیرلا میں اردو کی حالت دیکھی تو میں نے انگریزی میں نظمیں اور افسانے و مضمون لکھنے شروع کئے جو بے حد پسند کئے گئے مگر کچھ اپنی اردو سے بے پناہ محبت کچھ ان دوستوں کی پیار بھری دھمکیاں، جو انگریزی سے ناواقف تھے کہ میں نے پھر اردو زبان کو مکمل طور پر اپنا کر اسے وہ سب دیتا گیا جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا- مگر پھر بھی دلی اعتراف ہے میں اردو ادب کو وقت کی کمی کی وجہ سے وہ سب نہ دے پا رہا ہوں جس کی یہ حقدار ہے کیونکہ میرا وقت میری فیملی، تجارت، سماجی و دینی خدمت میں برابر بٹا ہوا ہے- میرا وقت، میری زندگی ان سب کی برابر کی قرضدار ہے- بھلے ہی میں کم لکھ پا رہا ہوں مگر جو پیار و حوصلہ مجھے اپنے پڑھنے والوں سے ملا ہے وہ میرے لئے بہت زیادہ ہے اور میں اسے اللہ تعالیٰ کا بیش بہا عطیہ سمجھ کر مطمئن ہوں-

میرے محترم و مکرم دوست جناب عرش صہبائی (جموں) صاحب نہ صرف اردو زبان کے جانے مانے معروف شاعر ہیں جن کی قریباً بیس کتابیں شائع ہو کر قدردانوں سے داد حاصل کر چکی ہیں، کا کہنا ہے کہ "گلشن بہت سنبھل سنبھل کر لکھتا ہے" بالکل صحیح ہے، میں ہر کام وقت کے فریم میں کافی سوچ سمجھ کر کرنے کا عادی ہوں جو مجھے کامیابی ملی ہے وہ اسی کی بدولت ہے-

اظہار تشکر: میری تخلیقات کو جو آغاز ہی سے پذیرائی ہوئی ہے میں اس کے لئے ماہنامہ پرواز (لدھیانہ) ماہنامہ شمع ادب (سلطانپور) ماہنامہ دوام (فیض آباد) ماہنامہ خاتون مشرق (دلی) ماہنامہ روبی (دلی) ماہنامہ لاریب (لکھنؤ) ماہنامہ گلبن (لکھنؤ) ماہنامہ حکیم الامت (سری نگر کشمیر) ماہنامہ زریں شعاعیں (بنگلور) ماہنامہ وقار ادب (ٹانڈہ) سہ ماہی اردو اکیڈمی ہفتہ وار "نشیمن اور اونچی آواز (بنگلور) روزنامہ سالار (بنگلور) اور روزنامہ کشمیر اعظمی (کشمیر) کا اور ان کے بلند ذوق قارئین کرام کا شکر گذار ہوں جنہوں نے ہمیشہ میری تخلیقات کو پسند کر کے میری ہمت و حوصلہ بڑھایا-

مشورۂ سخن: میں اپنے کرم فرما مرحوم و مغفور حضرت آسی رام نگری (مغل سرائے، بنارس) کا احسان زندگی بھر نہ بھولوں گا جنہوں نے کمالِ شفقت سے میری اولین تخلیقات پر نہ صرف نوک و پلک درست کئے بلکہ مفید مشوروں سے مالا مال کیا- اگرچہ یہ استاد و شاگرد کا رشتہ صرف 1969 سے 1971 دو سال کا بذریعہ خط و کتابت رہا مگر میری روح ادب آج بھی ان کو ڈھونڈتی رہتی ہے اور سلام عقیدت پیش

کررہی ہے۔اللہ تعالیٰ اس سادہ وعظیم استاد کو جنت الفردوس عطا کرے اوران کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے خاص کران کے فرزند نسیم بن آسیؔ کو جنہوں نے افسانہ نگاری کا فن زندہ رکھا۔

پچھلے دو تین سال سے میرے رگ جان سے قریب دوست الحاج شرافت حسین (ٹانڈہ) میری عالم تنہائی میں تحریر کردہ تخلیقات کو کبھی کبھی فون پر اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ان کا شکریہ ادا کرنا میرے بس کی بات نہیں چونکہ کو چین میں نہ اردو پڑھنے لکھنے والے ہیں نہ اردو زبان میں کمپوزنگ ہوتی ہے اس کتاب کی کمپوزنگ شرافت صاحب کی مہربانی سے ٹانڈہ میں ہوئی جس کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ہیں دور مگر بھی، اک جان دو قالب ہیں
گلشن ہے شرافت میں گلشن میں شرافت ہے

میں وادی کشمیر کے ہونہار جواں سال شاعر وادیب عزیزی بشیر آثمؔ کشمیری کی محبت وخلوص کا دل سے گرویدہ ہوں جو میرے مجموعہ شاعری کو شائع کرنے کے لئے بے حد اصرار کرتے رہے اوراس کتاب کا نام ''گلبن'' بھی انہی کی عنایتوں کا ایک حصہ ہے۔انہوں نے ''منظوم تقریظ'' لکھ کر اس کتاب کی اہمیت بڑھائی اوراپنی کتاب ''سوغات'' میں اسے جگہ دی اور میرا ذکر خیر اس طرح کیا جس کا میں شاید حقدار نہ ہوں۔ان کی کتاب واقعی دنیائے اردو ادب کے لئے نہ صرف بیش بہا سوغات ہے بلکہ قابل تحسین بھی ...... ''اپنی بات'' میں جوانہوں نے میرے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں یہ ان کے سچے کردار کی عظمت کی نشانی ہے۔

میں اپنے برادر محترم محمد افضل خطائی جنہوں نے مجھے بچپن کی اگنائی سے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا اور میرے ہمیشہ آئیڈیل بنے رہے ہیں اور میرے چھوٹے عزیز بھائی الحاج شوکت علی خطائی صاحب کا جو ہمیشہ سچے بھائیوں کی طرح میری عزت افزائی کی۔اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ ایمان کی دولت پر قائم رکھے۔میں اپنے دوست وکرم فرما محترم ومکرم علامہ ظہیرالدین اثرؔ یزدانی جمال (جے پور) کو اردو زبان کے معروف ومشہور بزرگ صوفی شاعر ہیں اور میری ہر تخلیق کو خاص نگاہ سے رکھ کر سراہتے رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھ ناچیز کی غزل ''کٹی عمر ذکر بتاں کرتے کرتے'' پر تضمین لکھ کر نہ صرف میرے ادبی قد کو اوراونچا کردیا بلکہ مجھے اپنی محبت میں ہمیشہ کے لئے گرفتار کیا ان کا یہ جملہ ''گلشن صاحب کی ہر غزل پر میں تضمین لکھنا چاہتا ہوں'' میرے لئے باعث سند ومسرت وصد افتخار رہے گا۔

ان کی حال میں دو کتابیں گلستان اثرؔ اور سحاب رحمت'' شائع ہوکر قارئین اردو ادب سے ان کی اثر انگیز غزلوں، نظموں، حمد ومناجات پر داد تحسین حاصل کررہی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا سایہ سدا

سلامت رکھے۔ میں اپنے رفیق ماموں صاحب مرحوم الحاج مرزا محمد صالح بیگ اوران کے بے حد لائق فرزندوں ڈاکٹر رؤف حسین (جن کی دو کتابیں Quran & Science اور The Creation No Evolution منظر عام پر آ کر داد تحسین پا چکی ہیں) پروفیسر تنویر حسین (جو پیار و محبت کی زندہ مثال ہیں) اور ارشد صالح (جو ہندوستان کے معروف و ممتاز آرٹسٹ ہیں اور ریڈیو کشمیر سے بھی وابستہ ہیں) میرے خالہ زاد بھائی جناب فدا علی شال صاحب جو گورنمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں اور کامیاب شاعر و ادیب ہیں کا دلی ممنون ہوں جو بچپن ہی سے انہوں نے میری تخلیقات کو نگاہ عزت بخشی۔ میں الحاج و ذاکر اہلبیت رسولؐ جناب ظفر علی شال جنہوں نے انگریزی شاعری کی کتاب Sufi Poet Zafar Shaw شائع کر کے اپنے لئے ایک الگ مقام بنالیا ہے اور سب کو چونکا دیا۔ یہ نہ صرف میرے چھوٹے خالہ زاد بھائی ہیں جسے ہم نے بچوں کی طرح پالا ہے نہ صرف کامیاب تاجر ہیں بلکہ حق نمک ادا کر کے بچپن ہی سے میرا تمام کلام ان کی ورد زبان ہے۔ ان کا حافظہ قدرت کی شان ہے اور ذہانت و ظرافت کون ان سے پائے۔ مولائے کائنات ان سب سے خوش رہے۔

میں کشمیری ادب کے ممتاز شاعر و ادیب محترم و مکرم الحاج غلام نبی بابا (ماسٹر جی) لال بازار سری نگر کا شکر گزار ہوں جو وہ ہمیشہ مری تخلیق منظر عام پر آتے ہی مجھے نہ صرف مطلع کرتے رہتے ہیں بلکہ اس پر شاندار تبصرہ کر کے میری ہمت بڑھاتے رہے ہیں۔ ان کا یہ دلی پیار میرے لئے اللہ تعالیٰ کے قیمتی خزانے سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل و راحت جان عطا کرے۔

میں کشمیر کے ممتاز ماہنامہ ''حکیم الامت'' (جس میں میری تخلیقات 2009 سے تواتر چھپتی ہیں اور ہم لازم و ملزوم ہو کر رہ گئے ہیں) کے مدیر اعلیٰ مرحوم پروفیسر اکبر حیدری صاحب اوران کے لائق فرزند ڈاکٹر ظفر حیدری صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری تخلیقات کو ہمیشہ آبرو بخشی۔ میں ''کشمیر اعظمی'' اور اس کے مدیر (ادب نامہ) محترم جاوید آذر صاحب کا بھی مشکور و ممنون ہوں جو انہوں نے برابر ہفتہ واری ادبی شماروں میں میری تخلیقات شائع کر کے مجھے اپنے لوگوں کے قریب تر کرتے رہتے ہیں اور پردیس میں وطن کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں۔ ایسے اچھے دوست اور پرخلوص انسان کا کوئی بتائے کس طرح شکریہ ادا کیا جائے۔

اپنے قریبی دوست جناب محمد اقبال (سابق مدیر سالار بنگلور) کا بے حد مشکور ہوں کہ ایک طرف وہ میرے کلام کو پسند کر کے برابر شائع کرتے رہے اور اب اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں صحیح رہنمائی کی۔ رب العزت ان کی عزت میں روز بروز اضافہ کرے۔ میں محمد فرحت حسین خوشدل

(ہزاری باغ) اپنے عزیز دوست کا شکر گزار جوانہوں نے ناگپور کے ''قرطاس'' میں میری نظم ''طوفان پھر نہ آئے'' کی بڑی ہی جان آفرین لفظوں میں تنقید کی- اپنے دیرینہ دوست یوسف جمال (اڑیسہ) کے لئے اپنے اللہ سے دعا گوہوں کہ وہ ان کو مکمل صحتیاب رکھے- میں اپنے رگ جان سے قریب بچپن کے ساتھی جناب محمد مقبول وانی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آغاز سے ہی میرے کلام کو سنجیدگی سے لے کر عزت بخشی- لو مقبول! یہ کتاب تمہاری دعاؤں اور بے پناہ پیار کا نتیجہ ہے جو نہ صرف پیار و محبت و انسانیت بلکہ علم و عمل میں ہم سب سے آگے آگے ہیں وہ احسان کبھی نہ بھول پاؤں گا جو انہوں نے قدم قدم پر ایک مرد صالح کے فطری عمل کی طرح میرا ساتھ دیا- اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا کرے-

میں اپنے بہت ہی پیارے دوست جناب الحاج حکیم محمد افضل صاحب (باغوان پورسری نگر) کا شکر گزار ہوں -ان لمحوں کے لئے جو ہم نے اکثر ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے گذارے اور کبھی کشمیر کے خطے خطے کو دیکھنے کے لئے چل پڑے- میں اپنے محترم دوست الحاج ڈاکٹر اشرف آثاری جنہوں نے ''گلشن خطائی موسم ہجر کا شاعر'' اس کتاب کا مرحمت فرما کر مجھے مشکور وممنوں ہونے کی سعادت بخشی میں قبلہ نور شاہ صاحب، محترم شیخ بشیر صاحب اور قبلہ جناب حسن ساہو صاحب کا بھی شکر گزار ہوں- میں اپنے گھرانے کے تمام افراد میرے مرحوم والدین، محمودہ جی، شیرین جی، شجاعت حیدر، سخی حیدر، شاہد حیدر، وسیم حیدر اور اپنی بیٹوں انم شجاعت وافشاں سخی اور اپنی لاڈلی پوتیوں، سیما سخی وسکینہ شجاعت کو یہی کہوں گا کہ یہ کتاب آپ لوگوں کی ہے، اگر آپ لوگوں کا پیار اور تعاون نہ ملتا تو یہ ناممکن تھا- بہت بہت شکریہ میرے پیارو- میرے پیارو-

آپ سب سے الوداع کہتے ہوئے میں یہی کہوں گا کہ گلبن میری پہلی ادبی کوشش ہے- میری کوشش رہی ہے کہ میں ذرا ہٹ کر لکھوں اور میرا ہر لفظ انسانی قدروں کا صحیح پیغام دے- اس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ مجھے آپ بتائیے! میں آپ کی گراں قدر رائے اور مشوروں کا انتظار کروں گا- انشاء اللہ جلد ہی میری چند اور کتابیں کاسۂ معرفت (حمد و نعت ومناقب کا مجموعہ) ملیالم زبان میں میرا انتخاب کلام اور افسانوں ومضامین کے مجموعے آپ تک پہنچ جائیں گے- آپ سے گذارش ہے کہ میرے حق میں دعا کیجئے- زیادہ حدِ آداب!

خلوص آہنگ

گلشن خطائی کاشمیری

حمد و ثنا

کرتے ہیں شکر اُسکے کرم کی بہار کا
سر پر ہمارے سایہ ہے پروردگار کا

چاہے جسے عروج دے چاہے زوال دے
ہے دائرہ وسیع تیرے اختیار کا

پُر پیچ منزلوں کا مجھے خوف کچھ نہیں
دستِ دعا ہے سر پہ شہِ ذوالفقار کا

عزم خلیلؑ میں کبھی صبرِ حسینؑ میں
خالق نے امتحان لیا اعتبار کا

رہتا ہے اِک زمانے سے گلشن وطن سے دور
مولا تو ہی سہارا ہے اِس بے دیار کا

مناجات

ہمیں بھی یا الٰہی علم کی دولت عطا کر دے
سہارا دے سکیں اوروں کو وہ طاقت عطا کر دے

میرے مالک عطا کر شادمانی غم کے ماروں کو
عنایت سے تو اپنی دے سہارا بے سہاروں کو

جہاں جائیں وہاں ہم علم کی شمعیں کریں روشن
اُجالوں سے مزین ہو ہمارے دیش کا آنگن

مہک تیری ہی آتی ہے گلوں میں گلستانوں میں
بزرگی کا تیری اعلان ہوتا ہے اذانوں میں

تیری ہی شانِ یکتائی نظر آتی ہے شبنم میں
محبت کا تری پرتَو نظر آتا ہے زم زم میں

نظر آتی ہے قدرت تیری جہلم کی روانی میں
دکھائی دیتا ہے جلوہ ترا شفاف پانی میں

جو تو چاہے تو پل بھر میں فقیروں کو غنی کر دے
جو تو چاہے اندھیرے غار میں بھی روشنی کر دے

جو بے گھر ہیں اُنہیں بھی گھر عطا کر اپنی رحمت سے
نہ دنیا میں کوئی محروم ہو تری عنایت سے

قدم اٹھیں ہمارے دین و دنیا کی بھلائی میں
رہے مالک سدا پیار و محبت بھائی بھائی میں

کلیسا میں سوالی کی ہر اک روداد سنتا ہے
تو ہی مسجد میں فریادی کی ہر فریاد سنتا ہے

ہزاروں سر ترے آگے جھکا کرتے ہیں مندر میں
ترے ہی نام کے ڈنکے بجا کرتے ہیں مندر میں

دُعا گلشنؔ کرو اللہ ہم کو معتبر کر دے
ہمیں اپنے کرم سے صاحبِ علم و ہنر کر دے

نعت

جا کر درِ رسولؐ پہ سر کو جھکا کے دیکھ
جنت وہیں ملے گی تجھے، آزما کے دیکھ

تخلیقِ کائنات کا باعث وہی تو ہیں
اِک مصطفیٰؐ کی ذات میں جلوے خدا کے دیکھ

ہوگا تیرا شمار غلامِ رسولؐ میں
انسانیت کی راہ میں خود کو لٹا کے دیکھ

تجھکو ملے گی حق و صداقت کی روشنی
آنکھوں سے خاکِ پائے نبیؐ کو لگا کے دیکھ

اللہ کے حبیب ہیں حاجت روا ہیں وہ
آگے رسولِؐ پاک کے دامن بڑھا کے دیکھ

سُننے ضرور آئیں گے فریاد کو تیری
تو اُن کے انتظار میں پلکیں بچھا کے دیکھ

گلشنؔ ترے قریب بلائیں نہ آئیں گی
قرآں کی آیتوں کو لبوں پہ سجا کے دیکھ

غزلیں

○

حق شعاری بہت ضروری ہے
وضعداری بہت ضروری ہے

تمکو بننا ہے آفتاب اگر
خاکساری بہت ضروری ہے

خشک ہونے سے قبل رشتوں کی
آبیاری بہت ضروری ہے

گرم تپتے ہوئے پہاڑوں پر
برفباری بہت ضروری ہے

زندگی کے تمام شعبوں کی
جانکاری بہت ضروری ہے

مفلسوں اور بے سہاروں کی
غمگساری بہت ضروری ہے

ہر کسی دِل کو جیتنے کے لئے
اِنکساری بہت ضروری ہے

قربتِ رب کے واسطے گلشن
دینداری بہت ضروری ہے

○

جہاں خلوص نہ ہو منتِ سخن سے گذر
نہ ہو جو قدرِ ہنر سخن ایسے فکر و فن سے گذر

دلوں کے پھول کھلاتا جا، مسکراتا جا
برنگِ بادِ صبا دہر کے چمن سے گذر

نثار اہلِ نظر بھی ہوں کج روی پہ تری
رہِ حیات میں کچھ ایسے بانکپن سے گذر

جو چلنے والے بھٹکتے ہیں جادۂ نو پر
تو کیوں نہ آج بھی تو جادۂ کہن سے گذر

ہٹیں نہ تیرے قدم جادۂ صداقت سے
تو بڑھ کے مرحلۂ دار سے رسن سے گذر

نثار گل ہوں ترے حوصلے پہ اے گلشنؔ
تو اِس ادا سے ہجومِ رنج و محن سے گذر

کٹی عمر ذکرِ بتاں کرتے کرتے
بتوں کی حکایت بیاں کرتے کرتے

نہ اِک پل کو نیند آئی آنکھوں میں اپنی
کٹی رات آہ و فغاں کرتے کرتے

محبت خدا ہے محبت ہی ایماں
یقیں ہوگیا اب گماں کرتے کرتے

ہمیں ناز تھا وہ سمجھتے ہیں اپنا
نہیں کہہ دیا آج ہاں کرتے کرتے

بنے اشک ہی ترجماں درد و غم کے
زباں رُک گئی جب بیاں کرتے کرتے

جنوں کی خرد بخشیاں کوئی دیکھے
میں دانا ہوں نادانیاں کرتے کرتے

سکوں مل گیا مر کے اب ہم کو گلشن
جئے فکرِ سود و زیاں کرتے کرتے

کیا صورتیں تھیں یاد ہے عہد شباب میں
یارو اُنھیں ہی ڈھونڈتے رہتے ہیں خواب میں

مفہوم جس کا نفرت و بغض و عناد ہو
ایسا نہ کوئی لفظ ہو دل کی کتاب میں

تیرا نہ کوئی جرم نہ میری قصور ہے
لغزش ہوئی ہے مجھ سے ترے انتخاب میں

دیکھو تو زندگی کا فسانہ طویل ہے
سوچو تو جیسے بند ہے اِک پل حباب میں

جس کے لہو میں جوش نہ قربانیوں کا ہو
وہ رنگ بھر سکے گا کہاں انقلاب میں

یخ بستہ ہورہا ہے بدن کاشمیر کا
موسم ہے وادیوں کا بڑے پیچ و تاب میں

آنکھیں ہیں جس کی دید کا ارماں لئے ہوئے
گلشن چھپا رہے گا وہ کب تک حجاب میں

○

قوسِ قزح کی رنگت والے ہیں جو میرے دامن میں
ایسے پیارے پھول نہ ہونگے اور کہیں بھی گلشن میں
یوں رہتا ہے پیار تمہارا میرے من کے آنگن میں
جیسے تاریکی میں جگنو، جیسے خوشبو چندن میں
تیرے دید کی پیاسی آنکھیں ایسی کھوئی رہتی ہیں
جیسے برہن رستہ دیکھے اپنے پی کا ساون میں
کون ہے اپنا کون پرایا کب پرکھو کب جانوگے
آنکھیں کھولو فرق کو سمجھو تم خود یار اور دشمن میں
ساغر چھلکے مست پون کا دل والے دیوانوں پر
شام ڈھلے برکھا کی بوندیں آگ لگائیں تن من میں
شہروں شہروں شور شرابہ، گلیوں گلیوں بے چینی
میری وادی میری جنت رہتی ہے اب الجھن میں
صبح سہانی حسن بکھیرے کاش ہمیشہ جھیلوں پر
شام سجیلی مکھڑا دیکھے روز ہی دل کے درپن میں
گلشنؔ تونے جو بھی چاہا جو مانگا وہ پایا ہے
رب نے ساری خوشیاں بھر دیں تیرے خالی جیون میں

شرم و ایمان دو پرندے ہیں
ساتھ رہتے ہیں ساتھ اڑتے ہیں

دے سکیں گے نہ موت کو رشوت
عمر بھر تھیلیاں جو بھرتے ہیں

مفلسی، آ تجھے میں اپنا لوں
سب تجھے ٹھوکریں لگاتے ہیں

دور رہئے سیاہ کاروں سے
خولِ آدم میں یہ درندے ہیں

شوق پھر بھی اُنہیں ہے پتھر کا
لوگ شیشے کے گھر میں رہتے ہیں

کیا ہے دُنیا یہ سوچ کر دیکھو
عقل والے اسے سمجھتے ہیں

جس طرف ڈالئے نظر گلشن
خود نمائی کے ہی نوشتے ہیں

○

عمر اور زر پہ اعتبار نہ کر
جس کی گنتی ہو اُس سے پیار نہ کر

پت جھڑوں سے نباہ کرنا سیکھ
خود کو آسودۂ بہار نہ کر

نفس پر اپنے رکھ سدا قابو
ہوش کی سرحدوں کو پار نہ کر

جن بہاروں میں عمر گذری ہے
اُن بہاروں کا انتظار نہ کر

تاب زخموں کی لا نہ پائے گا
دِل کو اتنا بھی سنگسار نہ کر

روشنی کو ہے انتظار ترا
راہِ ظلمت کو اختیار نہ کر

جس میں انسانیت نہ ہو گلشنؔ
اُس کو انسان میں شمار نہ کر

بے وفائی پہ جو خفا نہ ہوا
کوئی ایسا میرے سوا نہ ہوا

کوئی چارہ گری نہ کام آئی
درد مجھ سے کبھی جدا نہ ہوا

لاکھ برسیں دُعاؤں کے بادل
پیڑ مرجھا کے پھر ہرا نہ ہوا

جان دیتے ہیں تیرے وعدے پر
کوئی وعدہ ترا وفا نہ ہوا

جب سے تیری نگاہ بدلی ہے
تجھ سے ملنے کا حوصلہ نہ ہوا

بس یہی غم تمام عمر رہا
میں ہوا تیرا، تو مرا نہ ہوا

دل میں قندیل بجھ گئی گلشنؔ
جذبۂ عشق دیرپا نہ ہوا

○

قصہ عہدِ جوانی مت چھیڑ
بھولی بسری وہ کہانی مت چھیڑ

ہوگئی مہر و وفا یخ بستہ
گرم آہوں کی روانی، مت چھیڑ

سازِ دل کون اب سناتا ہے
داستاں ہے یہ پرانی مت چھیڑ

ہیر رانجھے ہوئے خرد والے
عاشقی تُو ہے دِوانی مت چھیڑ

دِن گذارا ہے بڑی مشکل سے
چاندنی رات کہانی مت چھیڑ

اے غمِ زیست بہت روئے ہیں
اب نہیں آنکھ میں پانی مت چھیڑ

بس نظر سے سنائے جا گلشن
دل کا افسانہ زبانی مت چھیڑ

○

ٹھہر ذرا اے عہدِ رفتہ دیکھ لوں کچھ دن اُسکا رستہ
گذرے پل احساس دلائیں ناداں دِل تھا درد آشفتہ
اپنی زبان وہ خود ہی سمجھیں بولنے میں ہے جسکو سکتہ
شہرِ خموشاں سے جب گذرے آنسو چھلکے رفتہ رفتہ
ہم نے کرلی عشق میں اُنکے جیب بھی خالی حالت خستہ
اُنکی گلی سے جب بھی گذرے دل یہ بولا چل آہستہ
حسن کے جلوے توبہ توبہ دیکھتے ہی دل ہے وارفتہ
گلشن تیرے عزم و ارادے
سب کے تیئں کیوں ہیں وابستہ

○

ہر کلی ہے فسردہ پھول اداس
خالی دامن میں ہے نہ رنگ نہ باس
اُن کو جتنا ہی بھولنا چاہا
بڑھ گئی اور شدتِ احساس
آج کیا ہوگیا ہے انساں کو
دل میں ہے زہر اور لب پہ مٹھاس
جن کو اپنے جہاں کا علم نہیں
بن گئے آج وہ ستارہ شناس
اصل میں کچھ انہیں نہیں معلوم
جو سمجھتے ہی خود کر رمز شناس
ننگِ انساں ہیں جو بجھاتے ہیں
اپنے بھائی کے خوں سے اپنی پیاس
موت کو جو حیات کہتے ہیں
کیوں انہیں موت سے ہو خوف و ہراس
اور کیا چاہئے مجھے گلشنؔ
دولتِ درد ہے جو میرے پاس

○

زندگی کو چھین لیں گی درد کی گہرائیاں
گرد میرے ہیں مسائل کی محاذ آرائیاں

رکھ کے مرقد میں عزیز واقرباء تو چل دیئے
اب ہمیں کو جھیلنی ہیں قبر کی تنہائیاں

رقص میں ہے شاخِ گل بادِ صبا کے ساز پر
جیسے دوشیزہ کوئی لے صبحدم انگڑائیاں

آج بستر پر کسی صورت نہیں ملتا سکوں
زخم تازہ کر رہی ہیں یادوں کی پُروائیاں

جنکے چہروں پہ نمایاں ہے تقدس کی جھلک
پڑ رہی ہیں دردوغم کی اُن پہ کیوں پرچھائیاں

عمر بھر مہندی ہتھیلی پہ سجاتی ہی رہو
روز و شب تم پر خدا رکھے کرم فرمائیاں

اک نگاہ معرفت سے دیکھ لو تم جس طرف
آئیں گی قدرت کی ہر شے میں نظر رعنائیاں

رہئے گلشن وادیٔ کشمیر یا کوچین میں
ہے دعا خوشیوں کی بجتی ہی رہے شہنائیاں

○

آئی ہے حور جیسے کوئی میرے رو بہ رو
اپنی نگاہِ ناز سے کرتی ہے گفتگو

بیتے دِنوں کی بوئے محبت کہاں ہے تو
تیری تلاش میں ہے کوئی آج کو بہ کو

صندل کی زعفران کی خوشبو نہ آئی راس
میرے نفس نفس میں سمائی ہے تو ہی تو

مانگا خلوصِ دل سے جو میں نے وہ مل گیا
اتری ہے پوری شرطِ وفا پر وہ ہو بہ ہو

پاکیزگیٔ قلب و نظر کی ہی شرط ہے
ہوگی نمازِ عشق نہیں تری بے وضو

موتی سمندروں سے نکلنا تو عام ہے
گوہر نکالتا ہے یہاں کوئی جو بہ جو

تھمتے نہیں ہیں جبر و تشدد کے سلسلے
مولا میرے بچا میرے وادی کی آبرو

گل پوش وادیاں ہیں جہنم بنی ہوئیں
ظلم و ستم کی آگ برستی ہے کو بہ کو

پہلے جھلس کے رکھدیا جسموں کو دھوپ نے
باری ہے اب مچائیگی بارش بھی ہا و ہو

غنچوں پہ تھا شباب گلوں پر شگفتگی
کس نے چرا لیا مرے گلشن کا رنگ و بو

○

بانٹتا ہے گلیوں میں قول یہ فقیر اپنا
خواہشات کے ہاتھوں بیچ مت ضمیر اپنا

منتشر ہوئی فکریں کیا غزل کہے کوئی
مسئلوں میں رہتا ہے ذہن و دل اسیر اپنا

اُن کے فن کی عظمت کے معترف ہیں غالبؔ بھی
بھر گئے ہیں غزلوں میں کیسا رنگ میر اپنا

ایک بار ہی زد میں، وہ حریف آیا تھا
پھر کبھی نشانے پر لگ سکا نہ تیر اپنا

نام لیتے ہی جس کا مشکلیں ہوئیں آساں
نام ہے علیؑ جس کا ہے وہی ظہیر اپنا

میں بناؤں کوچین میں مسجد و عزاخانہ
دل میں یہ تمنا ہے خواب ہے اخیر اپنا

شاعری کی دُنیا میں پھر سے آگیا گلشنؔ
مشورہ ہے آتمؔ کا وہ جو ہے بشیر اپنا

○

ہر ایک پل کا وہ سارا حساب رکھے گا
ترے عمل کی مکمل کتاب رکھے گا

وہی کرے گا منور تمام گوشوں کو
تمہارے دل میں وہی آفتاب رکھے گی

یوں لگ رہا ہے کہ جیسے میری وفا کے عوض
وہ عمر بھر مجھے خانہ خراب رکھے گا

خبر نہ ہوگی لٹا کون، کب، کہاں، کیسے
وہ اِس طرح سے ہمیں محوِ خواب رکھے گا

سنا ہے آج عدالت میں رو بہ رو سب کے
وہ اپنے جرم کی روشن کتاب رکھے گا

کہاں پتہ تھا طبیعت میں ہے ریاکاری
وہ دل میں آگ، لبوں پہ گلاب رکھے گا

جو دوسروں پہ سدا رحم کھائے گا گلشن
خدا کا فضل اُسے کامیاب رکھے گا

○

مست قلندر کہہ گیا بات پتے کی یار
کبھی رہو گل کی طرح کبھی بنو تم خار

حق کی خاطر جو لڑے کر دے جیون داں
کہلائے غازی وہی چڑھ جائے جو دار

جا کے تم پردیس میں موج منائی خوب
سوکھا ساون جب ملا آئے اپنے دوار

پڑھ آتے ہیں فاتحہ چل کر قبرستان
جہاں پہ ماضی دفن ہے دفن ہے ماں کا پیار

غم سے جب لذت ملی درد لگا سنگیت
جب بانٹے دکھ غیر کے من میں بجا ستار

رکھ دے اب ہتھیار کو چھوڑ یزیدی کام
اپنی دھرتی خون سے مت کرنا گلزار

دل میں ہے گلشنؔ بسی دادی کی یہ بات
نیکی کرنے سے بدی مرے گی اپنی مار

○

میں ہوں تنہا کوئی ہے آس نہ پاس
جینے دے گی نہ شدتِ احساس
کامرانی اُنہیں کو ملتی ہے
ہوتے ہیں جو جہاں میں وقت شناس
مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا
غمِ دوراں کبھی جو آیا پاس
کبھی ایسی تو نہ تھی رنگِ بہار
ہر کلی ہے فسردہ پھول اداس
بے حسی موت کی سہیلی ہے
مرنے پائے نہ دیکھئے احساس
میں ہراساں کبھی نہیں ہوتا
کہہ دو آئے نہ میرے پاس ہراس
آج ملتی ہے یہ بھی مشکل سے
کس سے پاتا ہے کون داد و سپاس
کاش! احساس چھین لے کوئی
اُف! ہوں گلشنؔ میں آج کتنا اُداس

○

مشتاق مصور ہو یا شاعر ہو خوش بیاں
فنکار ہے وہی جو ہو فطرت کا ترجماں
ممکن نہیں کہ اس کو تعصب مٹا سکے
جو دل کو دل سے جوڑ دے اردو ہے وہ زباں
سائنس کہہ رہی ہے یہ ڈھانچوں کو دیکھ کر
آدمؑ سے پہلے ملتے ہیں آدم کے کچھ نشاں
دین و دھرم کی دوریاں مٹتی ہیں علم سے
رشتہ اِسی کے دم سے ہے انساں کے درمیاں
شعر و ادب سے عشق کا جذبہ نہیں رہا
تاجر دکھائی دیتے ہیں اب تو سخنوراں
پھولوں کے درمیان وہ رکھتا ہے خار بھی
کرتا ہے اپنے طور سے تنظیمِ گلستاں
دنیا ہے بے ثبات کسی کی نہیں ہوئی
قصہ ہے صرف رستم و سہراب اب میاں
گلشنؔ پہ بھی نوازشیں رحم و کرم کی ہوں
پروردگار! اور نہ لے اِس کا امتحاں

○

وقت پیری شباب کی باتیں — صبح دم جیسے خواب کی باتیں
وقت رخصت لبوں کی خاموشی — حالتِ اضطراب کی باتیں
وقت رہتا نہیں سدا رنگین — آج کرلیں گلاب کی باتیں
وقت ہے وصل کا نہ کر ہمدم — یہ گناہ و ثواب کی باتیں
وقت سے ہار کر جو بیٹھے ہیں — اُن کی باتیں سراب کی باتیں
وقت کے ساتھ ملکے چل پیارے — چھوڑ دے اجتناب کی باتیں
وقت پر آپ مت کریں تنقید — کھوکھلی ہیں جناب کی باتیں
وقت ہے اب بھی چھوڑ دو یارو — یہ شراب و شباب کی باتیں
وقت کرتا رہا ہے صدیوں سے — آسمانی کتاب کی باتیں
وقت یوں کروٹیں بدلتا ہے — ہو رہی ہیں عذاب کی باتیں
وقت آئیگا وہ بھی جب ہونگی — روزِ محشر حساب کی باتیں

دین سے جو بے خبر ہیں گلشنؔ
سمجھیں کیا ابوترابؓ کی باتیں

جاناں کا خفا ہونا اُلفت کی علامت ہے
وعدے کا وفا ہونا رشتے کی صداقت ہے

حاجت ہے جسے پونچھے مظلوم کے اشکوں کو
اِس درد کا ہونا بھی انسان کی دولت ہے

رکھتے ہیں سدا زندہ جینے کی امنگوں کو
دو بول محبت کے ہر دل کی ضرورت ہے

ہے ایک خدا سب کا بندے ہیں سبھی اُسکے
دُنیا کی ہر اک شئے ہی مشترکہ وراثت ہے

آوارہ ہواؤ کیا آئی ہو وطن سے تم
بتلاؤ ذرا میرا محبوب سلامت ہے

ہم خاک نشینوں کو کیا فکر ''وازہ وان'' کی
ہم کو تو ''ہاک بتہ'' جنت کی ضیافت ہے

ہیں دور مگر پھر بھی اک جان دو قالب ہیں
گلشنؔ ہے شرافت میں، گلشن میں شرافت ہے

○

زیست ہے نام پاسداری کا
پاس رکھنا وفاشعاری کا

ڈالدی جان کس نے پتھر میں
کیا نمونہ ہے دستکاری کا

نفس پر بس نہیں، مگر دیکھو
سر پہ صافہ ہے دینداری کا

ہاتھ ملتے ہیں، دل نہیں ملتے
اب زمانہ نہیں ہے یاری کا

کچھ پرندوں کے دیکھ کر تیور
حوصلہ پست ہے شکاری کا

وقت چہرہ بدل گیا میرا
طور بدلا نہ اِنکساری کا

بھیڑ جتنی تھی سب سیاسی تھی
کھیل ہوتا رہا مداری کا

دل پگھلنے لگا ہے پھر گلشنؔ
آج موسم ہے بیقراری کا

○

اپنے خوابوں کی حسیں تصویر کو
جارہا ہوں چھوڑ کر کشمیر کو

دستِ قاتل میں ہے جو لہرا رہی
کوئی بڑھ کر چھین لے شمشیر کو

یہ اسیری، یہ غلامی، کب تلک
توڑ دو اِس آہنی زنجیر کو

اپنے ترکش میں بچالے دوچار تیر
یوں اندھیرے میں چلا مت تیر کو

کارگر ہوتی نہ ہو تدبیر جب
یاد کرنا کاتبِ تقدیر کو

بھول پائے گی نہ اُردو شاعری
عمر بھر اقبال، غالب، میر کو

جن کو پڑھنے کا سلیقہ ہی نہیں
خاک سمجھیں گے میری تحریر کو

انقلاب آئے گا گلشنؔ ایک دن
مثلِ جنت دیکھیں گے کشمیر کو

○

حسن جب محو خواب ہوتا ہے
آپ اپنا جواب ہوتا ہے

حسن پر جب شباب ہوتا ہے
اُس پہ صدقے گلاب ہوتا ہے

جب وہ بت بے نقاب ہوتا ہے
شرمگیں ماہتاب ہوتا ہے

دورِ جام شراب ہوتا ہے
رقص میں آفتاب ہوتا ہے

وہ پلاتے ہیں سب کو دید کی مے
ہم سے شرم و حجاب ہوتا ہے

بارگاہِ نیاز میں اُن کے
لب کا ہلنا عذاب ہوتا ہے

حسن کی دلکشی کے کیا کہنے
وہ جو زیرِ حجاب ہوتا ہے

حسن یوں مفلسی میں ہے جیسے
پتھروں میں گلاب ہوتا ہے

کوئی پتھر ہٹا دے راہوں سے
یہ بھی کارِ ثواب ہوتا ہے

کیا بھروسہ ہے زیست کا گلشن
آدمی بس حباب ہوتا ہے

سچائی اور تقوے کو دل میں اتار لے
اس طرح اپنے نفس و ہوس کو تُو مار لے

دولت نہ ساتھ جائے گی سن لے میرے عزیز
کرکے مدد غریبوں کی عقبیٰ سنوار لے

خودداریوں کو ہاتھ سے جانے نہ دے کبھی
جیسے بھی گذریں زیست کے لمحے گذار لے

عزت سدا ہے دولت و ثروت سے بھی بلند
کم ظرفوں سے کبھی تو نہ ہرگز اُدھار لے

جو لے اُدھار وقت پہ اُس کو ادا کرے
کوئی کسی کا ایک بھی پیسہ نہ مار لے

بہتر ہے حق کی راہ میں ثابت قدم رہو
گر ڈگمگائیں پاؤں خدا کو پکار لے

دنیا مسافرانِ عدم کی سرائے ہے
گلشنؔ عمل سے اپنا مقدر سنوار لے

○

صبح ڈوبی ہے غم میں شام اُداس
آج چاروں طرف ہے خوف وہراس

کون کب تک چھپے گا پردے میں
پھیل جائیگی دور تک بو باس

جوش ہے ولولہ ہے سینوں میں
ہونگے آزاد ہم، یہی ہے قیاس

چل رہے ہیں فرات کی جانب
لیکے ہونٹوں پہ ہم بلا کی پیاس

ہم جو منزل سے دور ہیں اب تک
اپنی کوتاہیوں کا ہے احساس

خواب وہ ٹوٹ کر نہ جائیں بکھر
جن پہ ہے ساری زندگی کی اساس

ہے عجب تیرگی سی چہرے پر
جیسے بجھنے لگی ہو قلب کی آس

آج وادی کے دیکھ کر تیور
اڑ گئے ظالموں کے ہوش وحواس

تلخ لہجہ ہوا زمانے کا
اب وہ گلشنؔ کہاں لبوں پہ مٹھاس

○

کیا ہوں میں کیا میری ہستی
سب سے رب کی بالا دستی

بکتا ہے قسطوں میں انسان
ہائے رے انسانوں کی پستی

عقل ہے حیراں آنکھیں بے جان
ہر سو چھائی جھوٹی مستی

آبلہ پا ہوں زخم کھلے ہیں
دور بہت ہے اپنی بستی

زہد و تقویٰ، جراتِ حیدرؓ
کون ہے ایسا کس کی ہستی

دیکھو کیسا دور ہے آیا
پانی مہنگا جان ہے سستی

راکھ ہوئے ہیں رشتے ناطے
گھر گھر میں ہے آگ برستی

لب پہ ہو گلشنؔ مدحتِ مولا
ذکر کریں ہم بستی بستی

○

آدمی سے یہ بے رخی کیسی
بھول کرتا ہے آدمی کیسی

انکی آنکھوں میں یہ نمی کیسی غم سے بھیگی ہوئی خوشی کیسی
جب ستم کو بھی میں کرم سمجھا بے سبب پھر یہ برہمی کیسی
ہے محبت ہی زندگی پیارے بن محبت کی زندگی کیسی
ہے چراغاں جو دل کے داغوں سے پھر اُجالوں میں یہ کمی کیسی
میرا رونا تو میری قسمت ہے اُنکی آنکھوں میں یہ نمی کیسی
جس میں سود و زیاں کا ہوش رہے بندہ پرور! وہ عاشقی کیسی
جو حقائق سے دور ہو کوسوں جانِ من! پھر یہ شاعری کیسی
ہو الٰہی کبھی تو چشم کرم اِس قدر مجھ سے بے رخی کیسی
مجھ سے رہتے ہیں وہ سدا بیزار اُن سے پوچھو یہ دل لگی کیسی

آپ گلشنؔ سے بدگماں کیوں ہیں
دوستی میں یہ دشمنی کیسی

○

ہم تو کرتے ہیں محبت سبھی انسانوں سے
پیار اپنوں کی طرح ہے ہمیں بیگانوں سے

جن کی تعمیر میں شامل ہے غریبوں کا لہو
شعلے اُٹھیں گے کسی دِن اُنہیں ایوانوں سے

کیوں نہ ابلیس کی اولاد کہیں ہم ان کو
دِل میں جو بیر لئے پھرتے ہیں انسانوں سے

آج فرزانے جنہیں لاتے نہیں خاطر میں
مشورے لیں گے کبھی وہ انہیں دیوانوں سے

بادۂ ناب سے بجھنے کی نہیں پیاس میری
ساقیا مجھکو پلا آنکھوں کے پیمانوں سے

ہو مبارک اُنہیں فرزانگی اُن کی لوگو!
کوئی کہہ دے وہ رہیں دور ہی دیوانوں سے

آج فرزانے ہیں جب عقل وخرد کے دشمن
پھر تو دیوانے ہی اچھے رہے فرزانوں سے

حشر میں پائینگے کیا کوثر وتسنیم کے جام؟
اُنسیت جن کو ہے گلشنؔ فقط پیمانوں سے

○

نظر نظر سے ملاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
جھکی نگاہیں اُٹھاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
تم ہی ہو روح تغزل اور تم ہی جانِ بہار
ہمیں گلے سے لگاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
ہمارا بربطِ دل بھی ہو ہم نوا جس کا
تم ایسا ساز اٹھاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
اک ایسا گیت سناؤ کہ روح جاگ اُٹھے
اک ایسا نغمہ سناؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
تمہیں قسم ہے تمہاری نشیلی آنکھوں کی
شرابِ دید پلاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
پسِ حجاب، مجسم غزل سی لگتی ہو
نقاب رُخ سے ہٹاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
پھر ایسی شام نہ آئے گی شعر و نغمہ کی
ابھی نہ چھوڑ کے جاؤ کہ ہم غزل کہہ لیں
جو تم سے دور ہے گلشنؔ تو کیا ہو ایسے غزل
ذرا قریب تو آؤ کہ ہم غزل کہہ لیں

○

حسیں فریب دیئے جس نے بار بار مجھے
اُسی کے وعدے پہ ہے پھر بھی اعتبار مجھے

اڑے گی خاک یونہی میرے دل کی دنیا کی
فریب دیتی ہے کیوں آ کے پھر بہار مجھے

وہ غمکدہ میں مرے آئینگے ہے ناممکن
نہ جانے پھر بھی ہے کیوں اُنکا انتظار مجھے

میں خود ہی لٹ کے ہوں بے ننگ و نام دنیا میں
کرے گا اور کیا کوئی بھی شرمسار مجھے

جہاں کے خار بھی ہیں پھول مری نظروں میں
جناں سے بڑھکے نہ کیوں ہو دیارِ یار مجھے

قفس میں رہ کے نشیمن کی یاد سے حاصل
خدارا چھیڑ نہ اے موسمِ بہار مجھے

اُنہیں کی یاد سے آباد دِل کی دنیا ہے
خیال آئے نہ کیوں اُنکا بار بار مجھے

ہجومِ یاس میں بیٹھا ہوں کب سے خود گلشن
ستائے اور نہ آ کر خیالِ یار مجھے

○

میرے محبوب! تری یاد بھلاؤں کیسے
دِل میں جاگے ہوئے ارماں سلاؤں کیسے

کوئی حسرت ہے نہ ارماں نہ تمنا باقی
دل کی اجڑی ہوئی دنیا کو بساؤں کیسے

موت کے سائے ہیں جس سمت نظر جاتی ہے
زندگی مجھ کو بتا ڈھونڈ کے لاؤں کیسے

آپ کی بات کہاں اور کسی میں ہوگی
دوسرا اور کوئی آپ سا پاؤں کیسے

کون ہوتا ہے شریکِ غم پنہاں ہردم
دلِ برباد کی روداد سناؤں کیسے

بھیگی آنکھوں نے محبت کا بھرم کھول دیا
لاکھ چاہوں بھی تو یہ راز چھپاؤں کیسے

عہدِ رفتہ کی ہر اک یاد تصور میں پھری
لوریاں دیکے میں ماضی کو سلاؤں کیسے

دل میں باقی نہیں اب کوئی مسرت کی کرن
اب کوئی اور نئی شمع جلاؤں کیسے

کوئی ہو دیکھنے والا تو میرا دنیا میں
دل میں جو زخم چھپے ہیں وہ دکھاؤں کیسے

ملتفت بھی تو ہو وہ محوِ تغافل گلشنؔ
حالِ دل اس کو سناؤں تو سناؤں کیسے

○

دورِ مے صبح و شام ہوتے ہیں
اپنے غم نذرِ جام ہوتے ہیں

جان دیتے ہیں جو وطن کے لئے لائق احترام ہوتے ہیں
جن میں خونِ جگر بھی شامل ہو کتنے وہ تلخ جام ہوتے ہیں
بانٹتے ہیں جو دوسروں کو خوشی خود بھی وہ شاد کام ہوتے ہیں
جو وطن پر نثار ہوجائیں کتنے عالی مقام ہوتے ہیں
کیسی صیاد ہوگئی دنیا ہر قدم پر ہی دام ہوتے ہیں
زندگی مسئلوں سے لڑتی ہے روز یونہی تمام ہوتے ہیں
مفلسوں کے جو کام آتے ہیں وقت کے وہ امام ہوتے ہیں

اُن کو ملتی ہیں منزلیں گلشن
لوگ جو تیزگام ہوتے ہیں

○

شکوۂ جورِ یار کیا کرتے
حسن کو شرمسار کیا کرتے

ایک پل کو نہیں قرار اِسے
دل کو ہم بیقرار کیا کرتے

جب شبِ غم ہی اک قیامت تھی
موت کا انتظار کیا کرتے

تھی نہ امید اشک شوئی کی
دل کو ہم اشکبار کیا کرتے

ہیں ازل ہی سے کشتۂ تقدیر
جبر کو اختیار کیا کرتے

زندگی موت کی سہیلی ہے
اُسکا پھر اعتبار کیا کرتے

جو بہاریں خزاں کے ساتھ آئیں
اُن کا ہم انتظار کیا کرتے

وہ پشیماں تھے خود ہی جب گلشنؔ
پھر اُنہیں شرمسار کیا کرتے

○

دُنیا میں ہر طرف ہے خرافات دیکھئے
ہر گھر میں اختلاف کی بہتات دیکھئے

کتنی تباہیاں ہیں ترقی کے نام پر
چاروں طرف زمین پر آفات دیکھئے

اِس زندگی میں چل کے شریعت کے حکم پر
اُس زندگی میں خلد کے باغات دیکھئے

ہر رات آتے رہتے ہیں کتنے حسین خواب
ہوتی نہیں ہے پھر بھی ملاقات دیکھئے

پہونچایا کج روی نے کہاں کس مقام پر
کیسے نہ بگڑیں قوم کے حالات دیکھئے

اُس شوخ کی اَدا ہے کہ اندازِ عاشقی
بھیجی ہے خط کے پرزوں کی سوغات دیکھئے

غربت اگرچہ لاکھ ہو ہمت نہ ہاریئے
مولا بدل بھی دیتا ہے حالات دیکھئے

شجرہ کھلا خطائی کا صدیوں کے بعد اب
گلشنؔ ذرا فضیلتِ سادات دیکھئے

○

آپ آئے تو کچھ سوال ابھرے
مہکے مہکے سے کچھ خیال ابھرے

دل نے چاہا بہت بتائیں مگر
رازِ رفتہ کے خدوخال ابھرے

تیرے دربار کے تصدق میں
اوڑھ کر ہم بھی پشم شال ابھرے

مرحبا شمع حق کے پروانے
نوکِ نیزہ پہ باکمال ابھرے

ایک شبیرؑ پر نہیں موقوف
خیمۂ حق میں نونہال ابھرے

تاج اِک پیار کی نشانی ہے
کیوں نہ یہ بن کے بے مثال ابھرے

ان پہ بھیجو سلام اے گلشنؔ
روح میں شمسؒ(۱) و دانیالؒ(۲) ابھرے

(۱) میر شمس الدین عراقیؒ (۲) میر سید دانیالؒ

○

مرحلہ دار و رسن سا ہے چلو پار کریں
پیار آساں تو نہیں پھر بھی چلو پیار کریں

زمانہ ہم سے خفا ہے تو یار ہونے دو
وفا کی راہ کو کچھ اور استوار کریں

بہت کٹھن ہے مگر پا ہی لوگے منزل کو
چلو حسینؑ کے رستے کو اختیار کریں

سکونِ دل ہے میسر کسے زمانے میں
کوئی بتائے بھلا کس پہ اعتبار کریں

اٹھے ہیں فتنے ہوئے ظالموں کے ہاتھ دراز
نہ جانے کس کی یہ عصمت کو تار تار کریں

گیا ہے صبح جو دہلیز چھوڑ کر میری
اُسی کا شام و سحر کیوں نہ انتظار کریں

ہے گرم جھوٹ کا بازار کوچے کوچے میں
ہے کون پاک یہاں کس کا اعتبار کریں

گذر ہی جائیگی یہ زندگی مگر گلشن
غمِ حسینؑ کو دنیا میں یادگار کریں

○

زندگی کی اذیت میں انسان ہے
آدمی آدمی سے پریشان ہے
آج ارزاں ہوا آدمی کس قدر
ہر کوئی اپنی قیمت سے انجان ہے
لوگ دولت کے پیچھے ہیں دِوانے یوں
جیسے پیسہ ہی اب اُنکا ایمان ہے
جو سمجھتا تھا خود کو فرشتہ صفت
آئینہ دیکھ کر آج حیران ہے
اِس قدر بڑھ گئی ہے گرانی کہ اب
جسکو بھی دیکھئے وہ پریشان ہے
اب نہ اخلاق ہے اور نہ پاسِ ادب
آدمیت کی یہ کیسی پہچان ہے
بیٹیاں کیا اُفق شاںؔ، انمؔ مل گئیں
ایک دل ہے میرا دوسری جان ہے
ایسے جینے کے انداز بدلے ہیں اب
رشکِ ناہید خود ہی پشیمان ہے
اب دُعاؤں میں گلشنؔ ہوا کچھ اثر
یہ تو ربِ محمدؐ کا احسان ہے

○

اپنی طلب بڑھاتے لوگ
قرض میں خوب نہاتے لوگ

چھوٹی چادر سے باہر
پاؤں بہت پھیلاتے لوگ

سونے کے سِکے کو پاکر
اپنوں کو ٹھکراتے لوگ

سب میں رہ کر الگ الگ
اپنا رنگ دِکھاتے لوگ

جھوٹی، کڑوی، بے معنی
خبریں روز سناتے لوگ

بیاہ رچاکر گڑیوں کا
بچوں کو بہلاتے لوگ

یارب اُنکے شر سے بچا
شہر میں آگ لگاتے لوگ

ناقدری ہے اپنوں کی
پھولوں سے کھلاتے لوگ

گلشنؔ کیسا دور ہے یہ
سچ سے ہیں کتراتے لوگ

○

دل یہ کہتا ہے چلیں شہرِ خموشاں
جس جگہ آرام فرما ہیں میری ماں

شمع اُن کی لحد پہ چل کر جلائیں
فاتحہ پڑھکر کریں بخشش کا ساماں

کس لئے خواہش کریں ہم مال و زر کی
اِس جہاں میں چار ہی دِن کے ہیں مہماں

ختم ہوجاتی ہے ساری زندگانی
ہو نہیں پاتے ہیں پورے سبکے ارماں

بس تیرے اعمال عقبیٰ کے لئے ہیں
کام آئیں گے وہاں لولو نہ مرجاں

اب تو ایسی منزلوں میں گم ہوا ہوں
راس آتا ہی نہیں شورِ گلستاں

یاسیت کی دھند میں لپٹا ہوا تھا
پھر بھی گلشنؔ ہوگیا دیکھو غزلخواں

دِلربا! تیری لطافت دیکھ لی
خوشنما پھولوں کی رنگت دیکھ لی

پیکرِ آذر ترا حسن و جمال
سامنے میں نے قیامت دیکھ لی

کیا کریں گے دیکھ کر ''باغِ نشاط''
روبرو جب تیری صورت دیکھ لی

آبِ شیریں ''چشمہ شاہی'' کا پیا
پتھروں کے بیچ نعمت دیکھ لی

دیکھ کر تجھکو ہوا محسوس یہ
دیکھ لی دنیا میں جنت دیکھ لی

عشق کا یہ روگ کیسا روگ ہے
چار دِن میں دل کی حالت دیکھ لی

دل میں گلشن روشنی ہونے لگی
تیری آنکھوں میں محبت دیکھ لی

○

چل مسافر سرائے فانی سے
باز آ ایسی زندگانی سے

ٹھوکریں ہیں قدم قدم پہ یہاں
راستہ چلئے ساودھانی سے

لحہ لحہ وہ پیار کو ترسے
پیش آئے جو حق بیانی سے

جو تھے اپنے وہی ہوئے دشمن
پیش آئے نہ مہربانی سے

چاند کا قرب کب ہوا حاصل
جل گئے وہ تو سرد پانی سے

التفات و کرم کا ہے یہ صلہ
ہم سے ملتے ہیں بدزبانی سے

کام جب دوسروں کے آنہ سکے
فائدہ کیا ہے زندگانی سے

آگ ہرسو لگی ہے گلشن میں
وہ بھی اپنوں کی مہربانی سے

○

چاروں جانب، ظلم پرستی — جنگل جیسی، ساری بستی
روز دھماکے، روز تباہی — جیون مہنگا موت ہے سستی
ایک اگر ہوتے سب انسان — دُنیا میں کیوں آگ برستی
نفرت کی زہریلی ناگن — ہم سب کو دن رات ہے ڈستی
اتنا بھی مت اُونچا اُڑنا — آجائے اخلاق میں پستی
دل کے اندر پیار کا ساگر — قطرہ ہے گو اپنی ہستی
نیک عمل سے پاؤ راحت — نیک عمل میں بھی ہے مستی
سارا دیش ہی گھر آنگن ہے — جیسے اپنی گھر گرہستی

سب کا مالک ایک ہے گلشنؔ
سب پر اُس کی بالادستی

○

لازم ہے کہ ایمان کی دولت مانگے
ہر آن وہ توفیقِ عبادت مانگے
ہر کام کرے نام خدا کا لے کر
ہر کام کی مولا سے اجازت مانگے
شہرت کی بلندی پہ جو پہنچے کوئی
اُس وقت وہ اللہ کی قربت مانگے
قسمت سے جو مل جائے کسی کو ثروت
اوروں کی مدد کرنے کی چاہت مانگے
اُس شخص کو رتبہ نہ ملے گا ہرگز
وہ شخص جو احسان کی قیمت مانگے
دنیا کی مصیبت سے جو گھبرائے کوئی
وہ حیدرؓ کرار کی ہمت مانگے
عشاق نبیؐ کے لئے لازم ہے یہی
ہر لمحہ وہ خالق کی حمایت مانگے
گلشنؔ کو سکوں ملتا ہے غمخواری میں
اب اِس کے سوا کون سی راحت مانگے

○

سکونِ قلب مل جائے جسے اپنے گھرانے میں
وہ جنت کا مزہ پائے گا بیشک آشیانے میں

خلوص و پیار و ہمدردی کی دولت جسکو مل جائے
امیرِ کارواں بن کر رہے گا وہ زمانے میں

اگر تیرا تخیّل پاک ہے تو جاوداں ہوگا
فروزاں نور کی اِک شمع ہوگی دِل کے خانے میں

زبانِ خلق کہتی ہے جو بوئے گا وہ کاٹے گا
تو پھر اچھے عمل کے بیج بوئے جا زمانے میں

نہیں ہے کھیل بچوں کا کہ پل دو پل میں بس جائے
زمانے بیت جاتے ہیں نیا اک گھر بسانے میں

جھلک عشقِ حقیقی کی اگر گلشن کو مل جائے
تو یہ دنیا کو بیچ آئے فقط دو چار آنوں میں

حق کے لئے علم جو اٹھائیں ہیں جنگ جو
پروردگار اُن کی بچائے گا آبرو

دیکھو تو ذرہ ذرہ ہے کشمیر کا غزل
سن پاؤ تو گلاب مغنی ہے خوش گلو

مفہومِ زندگی نہ سمجھ پائے گا بشر
ہوگی نہ جب تلک کہ محبت کی آرزو

لڑتے ہیں ظلم سے جو ہمیشہ کفن بدوش
اللہ کے عزیز مجاہد ہیں خوبرو

پیر و ولی نے خوب سنوارا ہمیں مگر
افسوس سنگ وخشت کی جاتی نہیں ہے خو

امن و امان کے واسطے یارو ہے لازمی
اربابِ حکومت سے کریں نرم گفتگو

گفتار کے جو غازی ہیں وادی کے نوجوان
گلشن دعا ہے اُن کا ہو کردار بھی باوضو

نیک بندے تری تعظیم سدا کرتے ہیں
تو ہے مسجود تری حمد و ثنا کرتے ہیں

تو ہی قادر ہے ہر اک شئے پہ کرم ہو مولا
ہم ہیں لاچار فقط تجھ سے دعا کرتے ہیں

عمر ڈھلتے ہی جسے یاد خدا آتا ہے
ایسے ہی لوگ عبادت میں ضیا کرتے ہیں

اِس قدر عام ہوئی رشتوں کی ڈپلومیسی
دِل نہیں اب تو فقط ہاتھ ملا کرتے ہیں

جیتے جی کوئی نہیں پوچھتا انسانوں کو
بعد مرنے کے سبھی یاد کیا کرتے ہیں

ڈل کی خاموش فضائیں بھی سناتی ہیں غزل
ہم سے دِل والے شب و روز سنا کرتے ہیں

جب سے آیا ہے وفاؤں کا سلیقہ گلشن
میرے ہمسائے مجھے یاد کیا کرتے ہیں

اب کہاں حوصلوں کا وہ انداز
پر ہیں باقی نہ طاقتِ پرواز

قربتیں چاند سے بڑھیں اتنی / چاندنی ہوگئی میری ہمراز
بھا گئی دِل کو سادگی تیری / دل میں اب بج رہے ہیں میرے ساز
دُوریاں آئیں کیسے رشتوں میں / تو بتا مجھ کو میرے ذرہ نواز
حالِ دل کب چھپائے چھپتے ہیں / کھل ہی جاتے ہیں ہر کسی کے راز
راحتِ دل سکوں و چین کہاں / اب تو ہر سمت ہے یہی آواز
قرض کے بوجھ سے سدا بچنا / ورنہ گھٹ جائیگی یہ عمرِ دراز

موسمِ گل چلا گیا گلشنؔ
ہے مگر شاعری سے راز و نیاز

ہے دِل زار آج کتنا اُداس
پاس رہ کر بھی جب نہیں وہ پاس

آس ٹوٹی تو زندگی ہے موت
آس ہی پر ہے زندگی کی اساس

دوستی میں خلوص لازم ہے
دوستوں میں کہاں ہیں وہ بو باس

زندگی اپنی سونی وادی ہے
آج ہے کوئی اپنے آس نہ پاس

جانے کیا بات آج ہے ہمدم
اپنا دِل تھا کبھی نہ اتنا اُداس

کرکے عرضِ ہُنر ہوں شرمندہ
کون ہے اب جہاں میں قدرشناس

آج مایوس ہے دلِ گلشنؔ
کاش آ کر کوئی بندھائے آس

○

تعمیرِ گلستان کون کرے
تنظیم کا ساماں کون کرے

کس کو غمِ دوراں سے فرصت
ذکرِ غمِ جاناں کون کرے

جب دیوانے فرزانے ہیں
تب چاکِ گریباں کون کرے

آمادہ ہیں سب گل کرنے پر
شمعوں کو فروزاں کرن کرے

جب اہلِ گلستاں گلچیں ہوں
تزئینِ گلستاں کون کرے

جب زخم فروزاں ہوں دل کے
پھر جشنِ بہاراں کون کرے

جب فرق بہار و خزاں میں نہیں
پھر ذکرِ بہاراں کون کرے

وہ جانِ غزل جب رُوٹھا ہو
گلشنؔ کو غزلخواں کون کرے

○

تمہارے عشق میں دم خم نہیں ہے
جنونِ شوق کا عالم نہیں ہے
ترے دعوے ہمالہ سے ہیں اُونچے
مگر فکر و عمل پیہم نہیں ہے
دعاؤں میں اثر پیدا نہ ہوگا
جو چشمِ قلب تیری نم نہیں ہے
سخی حاتم بنا پھرتا ہے لیکن
بھکاری سے ذرا تم کم نہیں ہے
ہے بدکاری تری فطرت میں شامل
مگر اِس کا تجھے کچھ غم نہیں ہے
یہاں قائم ہے رسمِ شہرِ کوفہ
وفا کے قتل پر ماتم نہیں ہے
ابھی کرنا نہ پھولوں کی تمنا
بہاروں کا ابھی موسم نہیں ہے
ہمارا کیا کوئی کرتا مداوا
ہمارے زخم کا مرہم نہیں ہے
کرو گلشن خدا کا شکر ہردم
خطا پر جو تری برہم نہیں ہے

○

کسی کو اب کسی کا غم نہیں ہے
کسی کا غم کسی سے کم نہیں ہے

جو زخمِ دل کا بھی کر دے مداوا
کسی کے پاس وہ مرہم نہیں ہے

زمانے بھر کو ہو تکلیف جس سے
مرے اندر ابھی وہ "ہم" نہیں ہے

چراغِ حق جو روشن ہے زمیں پر
بجھا دے یہ کسی میں دم نہیں ہے

خدا کا شکر ہے شاہوں کے آگے
ابھی تک سر ہمارا خم نہیں ہے

بتاؤ کیسا مے خانہ ہے گلشن
صراحی تو ہے جامِ جم نہیں ہے

یوں تو ہونے کو کیا نہیں ہوتا
پیڑ سوکھا ہرا نہیں ہوتا

آدمی کی روش خراب سہی
آدمی خود برا نہیں ہوتا

کوئی ایسی جگہ بھی ہے یارو
جس جگہ پر خدا نہیں ہوتا

عیب آتے نظر نہ چہرے کے
گھر میں گر آئینہ نہیں ہوتا

حسنِ کردار قد بڑھاتا ہے
قد سے کوئی بڑا نہیں ہوتا

تجھ میں انسانیت اگر ہوتی
تجھ سے یہ دل خفا نہیں ہوتا

روز لگتی ہے عدالت گلشن
ہاں مگر فیصلہ نہیں ہوتا

ابھی تو رات ہے سورج نہیں نکلنے کا
یہی تھا وقت گھروں میں چراغ جلنے کا

یہ خارزار مری راہ کب بدل پائے
مجھے شعور ہے کانٹوں کے ساتھ چلنے کا

چلو شباب میں توبہ کریں برائی سے
یہی تو وقت ہے انسان کے سنبھلنے کا

کھڑا ہوں دیر سے کھڑکی کے سامنے جاناں
ہے انتظار مجھے چاند کے نکلنے کا

بہت فریبِ وفا کھائے ہیں زمانے سے
کھلونا پا کے یہ دل اب نہیں بہلنے کا

تو کر کے نیکیاں دریا میں ڈالتا ہی نہیں
سنبھل کہ وقت نہ آجائے ہاتھ ملنے کا

مری رگوں میں رواں خونِ ہاشمی ہے ابھی
زبان دے کے میں گلشن نہیں بدلنے کا

نظمیں

میرے ہندوستان

ہے دُعا میری، مرے ہندوستاں　　تیری دھرتی پر رہے امن و اماں
صوفیوں،سنتوں کی تھا تو سرزمیں　　مندر و مسجد، کلیسا ہیں نشاں
خاک میں تری محبت تھی بسی　　قدرداں تھا اِس لئے سارا جہاں
پوری دنیا سے الگ رسم و رواج　　مختلف قوموں کا تھا تو آشیاں
رکھا آدمؑ نے یہیں پہلا قدم　　فخر ہے تجھ پر میرے ہندوستاں
ترے بن میں کرشن کی مرلی بجی　　تری مسجد سے یہاں گونجی اذاں
مرکزِ علم و ہنر، عقل و عمل　　تھیں ترے بیٹوں میں ساری خوبیاں
پیار کی خوشبو ترے دامن میں تھی　　لوگ تھے اِک دوسرے پہ مہرباں
حکمرانوں میں یہاں انصاف تھا　　ہے کتابوں میں پرانی داستاں
آج لیکن وقت ایسا آگیا　　ہر گھڑی ہے ترے سر پہ امتحاں
رو رہی ہے ہر طرف انسانیت　　کچھ فسادی ہو گئے ہیں حکمراں

پھر بھی گلشن عہد یہ آؤ کریں
ہو نچھاور دیش پر ہی یہ جسم و جاں

زنجیرِ غلامی

زنجیرِ غلامی بجتی ہے ہر پیر و جواں کے پاؤں میں
صد حیف کہ یہ کشمیر مرا ہے آج بھی جبر کی چھاؤں میں

کمزور نہتوں پر اب تک ہر ظلم روا ہے اپنوں کا
کرفیو ہے لگا ہر شہروں میں ہڑتال ہے ہر اک گاؤں میں

ہیں سر پہ مسلط صدیوں سے یہ جبر و تشدد کی گھڑیاں
برسوں سے ہمارے خوابوں کی اڑتی ہے خاک ہواؤں میں

اربابِ حکومت چپ ہیں یہاں خاموش ہیں ناانصافی پر
شطرنج کے مہرے بن بیٹھے مرکز کے سیاسی داؤں میں

کچھ جوش ہے اِنکے بچوں میں کشمیر کی خاطر سر دیں گے
قربان کریں گے بچوں کو، کچھ عزم ہے ایسا ماؤں میں

اک شور بپا ہے وادی میں مظلوموں کا محکوموں کا
دیکھیں کب جنبش ہوتی ہے دِلی کے اُن آقاؤں میں

آزاد اگر ہوتے گلشنؔ یہ امن و اماں کے متوالے
معصوم پرندوں کی صورت اڑتے آزاد فضاؤں میں

سلامِ کیرلا

تجھ کو میرا سلام ہے کیرل کی سرزمیں
تیری ہر ایک شام ہے میرے لئے حسیں
ہونٹوں پہ کھیلتی ہے تبسم بھری بہار
کیا خوب دلفریب ہے کیرل کی مہ جبیں
آتی ہوئی صدائیں اذانوں کی صبح دم
مسجد سے، مندروں سے، کلیسا سے دل نشیں
مذہب کی آڑ میں نہیں بہتا ہے خوں یہاں
لوگوں کو صرف امن و اہنسا پہ ہے یقیں
کوچی کے ساحلوں پہ وہ ٹھہرے ہوئے جہاز
دلکش ہرے بھرے ہیں جزیرے کہیں کہیں
کمرے سجے سجائے اور آنگن کھلے کھلے
بے مثل و بے نظیر مکانوں میں ہیں مکیں
''ونیارڑ'' کے پہاڑ کو چھوتا ہوا فلک
''مونار'' کے حسین نظارے ہیں سبزگیں
وہ ''چائینا کے جال'' مچھیرے وہ مچھلیاں
دلچسپیوں سے دیکھتے سیاح و شائقیں
فنکار ہیں وہ جنکا الگ ہی مقام ہے
کملا ثریا، ورما، یشوداس، سب نگیں
''شق القمر'' کا معجزہ ''چرامن'' نے جو دیکھا
وحدانیت کا جل اٹھا اُس میں چراغِ دیں
خوشبو یہاں کی دل میں ہے ایسی رچی بسی
بھولے گا اِس دیار کو گلشن کبھی نہیں

سلامِ کشمیر

اے وطن تیرے جیالے جان نثاروں کو سلام
وادیٔ کشمیر تیرے چاند تاروں کو سلام

پاسباں بن کر کھڑے ہیں چارسو کشمیر کے
میری جنت کے محافظ کوہساروں کو سلام

ہر بشر کی روح میں وحدانیت بھرتی رہے
تیری مسجد کی اذانوں اور مناروں کو سلام

جن کے سائے میں ہوا بیدار وادی کا شعور
عظمتوں کے سائباں افضل چناروں کو سلام

پیر و ولیوں نے جہاں پیغامِ حق پھیلا دیا
پیرواری کے سجیلے مرغزاروں کو سلام

ہیں تر و تازہ انہی سے جھیل کی رنگینیاں
جھومتے، گاتے، مچلتے آبشاروں کو سلام

اوڑھ کر چاندی کی چادر وادیاں سوتی ہوئیں
موسم سرما کے دلکش برف زاروں کو سلام

گھاٹیوں کی شان ہیں اونچے شجر کے سلسلے
آسماں سے بات کرتے دیوداروں کو سلام

وازوانوں میں بساتی زعفرانی خوشبوئیں
ہر برس گلشن یہاں آتی بہاروں کو سلام

وادیٔ کشمیر کا درد

میرے بچے ابھی نہ تم آنا
اپنی گلپوش وادیوں کی طرف
آج کشمیر کی فضاؤں میں
زہر نفرت کا گھل گیا بیٹے
ہر قدم پر یہاں قیامت ہے
روز ہڑتال، روز ہی کرفیو
روز پتھراؤ، گولیوں کی صدا
ہر گھڑی سر پہ موت کے سائے
زندگی قید ہے مکانوں میں
جیسے مجرم کوئی سزا کاٹے
اور سڑکوں پر ہُو کا عالم ہے
کھڑکیاں بند...... بند دروازے
گھر کے باہر سپاہیوں کی قطار
اپنے ہاتھوں میں رائفل تھامے
ہر کسی کو ہدف بنائے ہوئے
چپے چپے پہ خوف طاری ہے
ایسی حالت میں اے میرے بچے
اس جہنم سے دور ہی رہنا

اپنی لٹتی ہوئی بہاروں پر
غم زدہ اور اُداس ہے وادی
مُردنی چھا رہی ہے جھیلوں پر
بجھ گئی زعفران کی خوشبو
چھا گیا سوگ کوہساروں پر
جل گئے گیت آبشاروں کے
پیرواری کے مرغزاروں میں
آج بوڑھے چنار روتے ہیں
ہم جو تہذیب کی علامت تھے
شان و شوکت تھے جو بزرگوں کی
جن پہ انسانیت بھی نازاں تھی
اپنے اطوار بھول بیٹھے ہیں
یہ سیاست بنامِ آزادی
کجروی ہے ہمارے بچوں کی
خود کو جو جان کر ابابیلیں
بارشیں کر رہے ہیں پتھر کی
گولیاں کھا رہے ہیں سینوں پر
یہ تصادم فضول ہے شاید

اس تشدد سے کچھ نہیں ہوگا
نفرتیں ہی دلوں میں پھیلیں گی

....

تیس دن ہو گئے ہیں کرفیو کو
قید ہیں گھر میں مرد وزن و بچے
بے گناہی کی کاٹتے ہیں سزا
اُن غریبوں کا حال کیا ہوگا
صرف مزدوریاں جو کرتے ہیں
کون پوچھے گا اُن پہ کیا بیتی
گھر میں راشن کسی کے ہے کہ نہیں
دودھ کیا مل رہا ہے بچوں کو
شہر در شہر گونجتیں چیخیں
کو بہ کو خاک و خون کے منظر
کہہ رہے ہیں یہ نوجوانوں سے
باغیانہ روِش نہ اپناؤ
معرکہ کربلا کا یاد کرو
صبر والوں کے ساتھ ہے اللہ
مصلحت اور نرم خو بو سے
کامیابی ضرور پاؤ گے

....

آندھیاں چل رہی ہیں نفرت کی
اور کرفیو ابھی بھی جاری ہے
کھو گئے کتنی عورتوں کے سہاگ
ماں سے بچے بچھڑ گئے کتنے
کتنی آفت گزر گئی اُن پر
میں بھی اک ماں ہوں اے مرے بچے
اور معصوم تو فرشتوں سا
ماں کی یہ بات مان لینا تم
اپنی وادی سے دور ہی رہنا
میرے بچے ابھی نہ تم آنا!

☆☆☆

وقت

وقت ہر درد کا مداوا ہے
وقت مرہم ہے سارے زخموں کا
وقت آغاز، وقت ہے انجام
وقت ہی پر مدارِ ہستی ہے
وقت سے جو گریز کرتے ہیں
وقت اُن سے گریز کرتا ہے
وقت دیتا ہے یہ پیام ہمیں
تم کو بھی گر عظیم بننا ہے
میری عظمت کا احترام کرو
وقت کی قدر جو نہیں کرتے
وقت لیتا ہے انتقام اُن سے

یہ بھی ایک رُخ ہے کشمیر کی تصویر کا

پت جھڑ ہے کاشمیر میں مہمان آجکل
سردی سے مرد و زن ہیں پریشان آجکل

پیراہنوں میں آگ چھپائے ہوئے ہیں لوگ
ہے گرم کانگڑی ہی گریبان آجکل

کیسے نہائیں دھوئیں کہ نلکے بھی جم گئے
ہونے لگا ہے پانی کا فقدان آجکل

کمروں میں بند ہوگئے وادی کے نونہال
گلیاں تمام ہوگئیں سنسان آجکل

تاریکیاں گھروں میں مسلط ہیں دیکھئے
بجلی بغیر لوگ ہیں ہلکان آجکل

ڈل جھیل منجمد ہے شکارے خموش ہیں
منظر سرینگر کا ہے بے جان آجکل

ہر سو سفید برف سے کہسار ڈھک گئے
یخ بستہ ہوگیا ہے گلستان آجکل

گلشنؔ رکا ہوا ہے سفر روزگار کا
بے جان ہو کے رہ گئے انسان آجکل

آزاد نظم

توبہ کا در کھلا ہے

(۱۹۔۲۰ مارچ ۲۰۱۲ء کی پیشینگوئی سے متاثر ہوکر)

باشندگانِ وادی!
دیکھو، سنبھل بھی جاؤ
آفات آسمانی
یعنی عذابِ قدرت
شدت کا زورِ طوفان
وادی میں آرہا ہے
بربادیوں سے پہلے
باشندگانِ وادی!
مالک ہے جو سبھی کا
اُسکے حضور آؤ
سر شوق سے جھکاؤ
اپنی خطا پہ نادم
پچھتاؤ، گڑگڑاؤ
اُس سے نجات مانگو
وہ مغفرت کریگا
باشندگانِ وادی!
دیکھو، سنبھل بھی جاؤ
توبہ کا در کھلا ہے!!

طوفان پھر نہ آئے

کشمیر کی ہوا کا
طوفان تھم گیا ہے
سر سے چھتیں اڑا کر
گھر کے دیئے بجھا کر
پل پل لہو رُلا کر
چہرے کھنڈر بنا کر
طوفان تھم گیا ہے
کشمیر کی ہوا کا
وادی کے شوخ بوٹے
بادام کے شگوفے
خوش کن چنار سائے
سبزے دھلے دھلائے
کیسر کے ننھے پودے
گاتے ہوئے پرندے
ڈل جھیل کے شکارے
پمپوش کے نظارے
شادی کے شادیانے
مستی بھرے ترانے
اب راس آرہے ہیں
چہرے کھلا رہے ہیں
آؤ دُعا کریں ہم
طوفان پھر نہ آئے

قطعات

﴿۱﴾

خوش نصیبی کی اُن کی کیا کہیے
جن کو اپنے وطن کی خاک ملے
ہم سا کوئی نہ ہو زمانے میں
اپنے ہی گھر میں اجنبی سے پلے

﴿۲﴾

ہم سے دامن بچائے بیٹھے ہیں
ہم سے آنکھیں چرائے بیٹھے ہیں
لے کے دل ملتفت وہ اب بھی نہیں
جیسے بن کے پرائے بیٹھے ہیں

﴿۳﴾

معصوم پنکھڑی پہ گلاب کی
پڑی جب کرن آفتاب کی
رقص میں آگیا سرور و شباب
جاگی قسمت کس خانہ خراب کی

﴿۴﴾

ایک انسان اور ہزار رنج و غم
کون بانٹے ہے کس کے درد و الم
خستہ حالی جو ہوگئی مشہور
اب نہ ساتھی ہے اور کوئی ہمدم

﴿۵﴾

اُف! قیامت کی خوبصورت ہو
سنگِ مرمر کے جیسی مورت ہو
دیکھنے والا مر مٹے تم پر
پیکرِ شرم، خوب سیرت ہو

﴿۶﴾

یا خدا گلشنؔ سے پھر ایسے شرافت آ ملے
وادیٔ جہلم سے جیسے ساحلِ گنگا ملے
اُس مبارک وقت کا کب سے مجھے ہے انتظار
دیکھو کب مجھ بے ہنر سے آ کے فرزانہ ملے

﴿۷﴾

عجب خود پرستی کا عالم ہے دیکھو
کسی کو کسی سے محبت نہیں ہے
اٹھا اعتبار ایسا دنیا سے لوگو!
سگے بھائیوں میں بھی الفت نہیں ہے

﴿۸﴾

قرض کی دلدل میں جب بھی گر پڑے گا آدمی
جتنا بھی ابھرے گا اتنا ہی دھنسے گا آدمی
آدمی کرتا نہیں ہے جب تلک اپنی قدر
اُس کی خاطر کون خطرہ مول لے گا آدمی

﴿۹﴾

کیسے لے گا قرض کے دلدل سے ٹکر آدمی
ہاں مگر پھر بھی یہی کہتے ہیں اکثر آدمی
کوششِ پیہم ضروری ہے بشر کے واسطے
بس وہ ہارا بیٹھ جاتا ہے جو تھک کر آدمی

﴿۱۰﴾

جو گناہ پہ نہ شرمسار ہوئے
ابنِ ابلیس کا شکار ہوئے
آج تک بن سکے نہ جو انسان
آدمیت کے دعویدار ہوئے

﴿۱۱﴾

ادیبہ ہیں جو پینتیس ناولوں کی
سر آنکھوں پر اُنہیں بیٹھا رہے ہیں
تمنا ہوگئی گلشن کی پوری
زلیخا[1] کو سبھی اپنا رہے ہیں

﴿۱۲﴾

چند روزہ یہ کھیل ہے سارا
موت برحق ہے مان لے پیارے
تو ہے مہماں سرائے فانی کا
زندگی کیا ہے جان لے پیارے

[1] زلیخا حسین۔اردو کی مشہور ناول نگار جو کیرلا میں رہتی ہیں۔دیکھئے میرا مضمون ''حکیم الامت'' میں

﴿۱۳﴾

بزم گیتی نہ ہم کو راس آئے
کچھ نہ کرنا ہمارا غم یارو
اپنے اعمال لیکے پہنچے ہیں
سایۂ پنجتن میں ہم یارو

﴿۱۴﴾

کبھی نہ تو نے کسی طرح کی نمائش کی
قدم قدم پہ گو خالق نے آزمائش کی
رہا تو لالہ ہمیشہ ہی انکساری سے
ترے جگر میں تھی، مولا نے یوں رہائش کی

﴿۱۵﴾

کرم خدا کا ہے دلوں میں جشن کا ظہور ہے
الیاسؔ اور نائیرہ کے عقد کا سرور ہے
عزیز و اقرباء کے رُخ پہ رقص ہے بہار کا
مسرتوں کی ہے گھڑی فضا میں رنگ و نور ہے

قطعات ۱۲/۱۳/۱۴ بر موقعہ رحلت الحاج علی محمد خطائی ۸ر نومبر ۲۰۱۱ء

﴿۱۶﴾

واہ! قدرت نے ہے کیا خوب بنایا جوڑا
خوبرو نائرہؔ، الیاسؔ نے پایا جوڑا
جس میں زہراؑ و علیؑ کی ہے معرفت شامل
شادماں ہو کے عزیزوں نے سجایا جوڑا

﴿۱۷﴾

ہے دعا خوشیوں کی بجتی ہی رہیں شہنائیاں
زاہدؔ و شائستہؔ میں ہوں پیار کی گہرائیاں
عمر بھر باہم سجاتے ہی رہیں اپنا چمن
روز و شب اِن پہ رہیں شادابیاں، رعنائیاں

﴿۱۸﴾

خوش ذائقہ جو آئے ہیں کچھ "ناکھ" ناشپاتی
مظہر خلوص و پیار کے ہیں لاکھ ناشپاتی
یہ منتظرؔ کے باغ کا تحفہ بھی ہے نرالا
کتنی بڑھا رہے ہیں مری ساکھ ناشپاتی

قطعات ۱۵/۱۶/۱۷ بر موقعہ عقد الیاس و نائرہ ۹ر جولائی ۲۰۱۱ء، زاہد و شائستہ ۱۸ر اکتوبر ۲۰۱۲ء

(16)

WAH! QUDRAT NE HAI KYA KHOOB BANAYA JODA
KHOOBRU NAAYERA, ILIYAS NE PAYA JODA
JISMEIN ZAHRA-O-ALI KI HAI MAARFAT SHAMIL
SHADMA'N HOKE AZIZON NE SAJAYA JODA

(17)

HAI DUA KHUSHION KI BAJTI HI RAHEN SHAHNAIYAN
ZAHID-O-SHAISTA MEIN HON PYAR KI GAHRAIYAN
UMR BHAR BAAHAM SAJATE HI RAHEN APNA CHAMAN
ROZ-O-SHAB IN PE RAHEN SHADABIYAN, RAANAIYAN

(18)

KHUSH ZAIQA JO AAYE HAIN KUCH "NAKH" NASHPATI
MAZHAR KHULUS-O-PYAR KE HAIN LAKH NASHPATI
YEH MUNTAZIR KE BAGH KA TOHFA BHI HAI NIRALA
KITNI BADHA RAHE HAIN MERI SAKH NASHPATI

(13)

BAZM GITI NA HUMKO RAAS AAYE
KUCHH NA KARNA HAMARA GHAM YARO
APNE AAMAL LEKE PAHUNCHE HAIN
SAAYA-E-PANJATAN MEIN HUM YARO

(14)

KABHI NA TUNE KISI TARAH KI NUMAISH KI
QADAM QADAM PE GO KHALIQ NE AAZMAISH KI
RAHA TU LALA HAMESHA HI INKESARI SE
TERE JIGAR MEIN THI, MAULA NE YUN RIHAISH KI

(15)

KARAM KHUDA KA HAI DILON MEIN JASHN KA ZAHOOR HAI
ILIYAS AUR NAAYERA KE AQD KA SUROOR HAI
AZIZ-O-AQRABA KE RUKH PE RAQS HAI BAHAR KA
MUSARRATON KI HAI GHARI FIZA MEIN RANG-O-NOOR HAI

(10)

PHOOL HONA THA JINKO KHAAR HUYE
IBNE IBLEES KA SHIKAR HUYE
AAJ TAK BAN SAKE NA JO INSAAN
AADMIYAT KE DAAWEDAR HUYE

(11)

ADEEBA HAIN JO PAINTEES NAVILON KI
SAR ANKHON PAR UNHEN BAITHHA RAHE HAIN
TAMANNA HO GAYI GULSHAN KI POORI
ZULEKHA KO SABHI APNA RAHE HAIN

(12)

CHAND ROZ YEH KHEL HAI SAARA
MAUT BARHAQ HAI MAAN LE PYARE
TU HAI MEHMA'N SARAYE FAANI KA
ZINDAGI KYA HAI JAAN LE PYARE

(7)

AJAB BEKHUDI KA YEH AALAM HAI DEKHO
KISI KO KISI SE SHIKAYAT NAHI HAI
UTHHA AETBAR AISA DUNIYA SE
SAGE BHAIYON MEIN BHI ULFAT NAHI HAI

(8)

QARZ KI DALDAL MEIN JAB BHI GIR PADEGA AADMI
JITNA BHI UBHREGA UTNA HI DHANSEGA AADMI
AADMI KARTA NAHI HAI JAB TALAK APNI MADAD
USKI KHATIR KAUN KHATRA MOL LEGA AADMI

(9)

KAISE LEGA QARZ KE DALDAL SE TAKKAR AADMI
HAAN MAGAR PHIR BHI YAHI KAHTE HAIN AKSAR AADMI
KOSHISH-E-PAIHAM ZAROORI HAI BASHAR KE WASTE
BUS WOH HARA BAITHH JATA HAI JO THAK KAR AADMI

(4)

EK INSAN AUR HAZAR HAIN GHAM
KAUN BANTE HAI KISKE RANJ-O-ALAM
KHASA HALI JO HO GAYI MASHHOOR
CHHUT GAYE DOST GUM HUE HUMDUM

(5)

UF! QAYAMAT KI KHOOBSURAT HO
SANG-E-MARMAR KE JAISI MOORAT HO
DEKHNE WALA MAR MITE TUM PAR
PAKAR-E-SHARM, KHOOB SEERAT HO

(6)

YA KHUDA GULSHAN SE PHIR AISE SHARAFAT AA MILE
WAADI-E-JAHLAM SE JAISE SAHIL GANGA AA MILE
US MUBARAK WAQT KA KABSE HAI MUJHE INTEZAR
DEKHO KAB MUJH BE-HUNAR SE AA KE FARZANA MILE

(1)

KHUSHNASIBI KI UNKI KYA KAHIYE
JINKO APNE WATAN KI KHAK MILE
HUMSA KOI NA HO ZAMANE MEIN
APNE HI GHAR MEIN AJNABI SE PALE

(2)

HUMSE DAAMAN BACHAYE BAITHHE HAIN
HUMSE ANKHEN CHURAYE BAUTHHE HAIN
LEKE DIL AB WOH MULTAFAT BHI NAHI
JAISE BANKE PARAYE BAITHHE HAIN

(3)

MASOOM PANKHUDI PE GULAB KI
PADI JAB KIRAN AAFTAB KI
RAQS MEIN AA GAYA SURUR-O-SHABAB
JAAGI QISMAT KIS KHANA KHARAB KI

TUFAN PHIR NA AAYE

KASHMIR KI HAWA KA
TUFAN THAM GAYA HAI
SAR SE CHHATEN UDAKAR
GHAR KE DIYE BUJHAKAR
PAL PAL LAHU RULAKAR
CHEHRE KHANDAR BANAKAR
TUFAN THAM GAYA HAI
KASHMIR KI HAWA KA
WAADI KE SHOKH BOOTE
BAADAM KE SHAGOOFE
KHUSH KUN CHINAR SAAYE
SABZE DHULE DHULAYE
KAISAR KE NANNHE PAUDE
GAATE HUE PARINDE
DAL JHEEL KE SHIKARE
PAMPOSH KE NAZARE
SHADI KE SHADIYANE
MASTI BHARE TARANE
AB RAAS AA RAHE HAIN
CHEHRE KHILA RAHE HAIN
AAO DUA KAREN HUM
TUFAN PHIR NA AAYE

TAUBA KA DAR KHULA HAI

BAASHINDAGAN-E-WAADI!
DEKHO, SANBHAL BHI JAO
AAFAAT-E-AASMANI
YANI AZAAB-E-QUDRAT
SHIDDAT KA ZOR-E-TUFAN
WAADI MEIN AA RAHA HAI
PAHLE TABAHIYON SE
BARBADIYON SE PAHLE
BAASHINDAGAN-E-WAADI!
MAALIK HAI JO SABHI KA
USKE HUZOOR AAO
SAR SHAUQ SE JHUKAO
APNI KHATA PE NAADIM
PACHHTAO, GIDGIDAO
USSE NAJAAT MANGO
WOH MAGHFIRAT KAREGA
....
BAASHINDAGAN-E-WAADI!
DEKHO, SANBHAL BHI JAO
TAUBA KA DAR KHULA HAI!!

YEH BHI EK RUKH HAI KASHMIR KI TASVEER KA

PATJHAD HAI KAASHMIR MEIN MEHMAN AAJKAL
SARDI SE MARD-O-ZAN HAIN PARESHAN AAJKAL

PAIRAHANO MEIN AAG CHHUPAYE HUE HAIN LOG
HAI GARM KAANGDI HI GAREBAAN AAJKAL

KAISE NAHAYEN DHOYEN KO NALKE BHI JAM GAYE
HONE LAGA HAI PAANI KA FOQDAAN AAJKAL

KAMRON MEIN BAND HO GAYE WAADI KE NAU-NEHAL
GALIYAN TAMAN HO GAYIN SUNSAN AAJKAL

TARIKIYAN GHARON MEIN MUSALLAT HAIN DEKHIYE
BIJLI BEGHAIR LOG HAIN HALKAN AAJKAL

DAL JHEEL MUNJAMID HAI SHIKARE KHAMOSH HAIN
MANZAR SRINAGAR KA HAI BEJAAN AAJKAL

HAR SU SAFED BARF SE KOHSAR DHAK GAYE
YAKH BASTA HO GAYA HAI GULISTAAN AAJKAL

GULSHAN RUKA HUA HAI SAFAR ROZGAR KA
BEJAAN HOKE RAH GAYE INSAAN AAJKAL

WAQT

WAQT HAR DARD KA MADAWA HAI
WAQT MARHAM HAI SARE ZAKHMON KA
WAQT AAGHAZ, WAQT HAI ANJAM
WAQT HI PAR MADAAR-E-HASTI HAI
WAQT SE JO GUREZ KARTE HAIN
WAQT UNSE GUREZ KRTA HAI
WAQT DETA HAI YEH PAYAM HUMEIN
TUM KO BHI GAR AZEEM BANNA HAI
MERI AZMAT KA EHTERAM KARO
WAQT KI QADAR JO NAHI KARTE
WAQT LETA HAI INTEQAM UNSE

BAGHIYANA RAVISH NA APNAO
MAARKA KARBALA KA YAAD KARO
SABR WALON KE SATH HAI ALLAH
MASLAHAT AUR NARM KHU BU SE
KAMYABI ZAROOR PAOGE

AANDHIYAN CHAL RAHI HAIN NAFRAT KI
AUR KARFIU ABHI BHI JAARI HAI
KHO GAYE KITNI AURTON KE SUHAG
MAA SE BACHCHE BICHHAD GAYE KITNE
KITNI AAFAT GUZAR GAYI UN PAR
MAIN BHI IK MAA HOON AE MERE BACHCHE
AUR MASOOM TU FARISHTON SA
MAA KI YEH BAAT MAAN LENA TUM
APNI WAADI SE DOOR HI RAHNA
MERE BACHCHE ABHI NA TUM AANA!

PEER VARI KE MURGHZARON MEIN
AAJ BOODHE CHINAR ROTE HAIN
HUM JO TAHZEEB KI ALAMAT THE
SHAN-O-SHAUKAT THE JO BUZURGON KI
JIN PE INSANIYAT BHI NAAZA'N THI
APNE ATWAAR BHOOL BAITHHE HAIN
YEH SIYASAT BANAM-E-AZADI
KAJ RAVI HAI HAMARE BACHCHON KI
KHUD KO JO JAANKAR A[illegible] ABILEN
BARISHEN KAR RAHE HAIN PATTHAR KI
GOLIYAN KHA RAHE HAIN SINON PAR
YEH TASADUM FIZOOL HAI SHAYAD
IS TASHADDUD SE KUCHH NAHI HOGA
NAFRATEN HI DILON MEIN PHAILENGI

TEES DIN HO GAYE HAIN KARFIU KO
QAID HAIN GHAR MEIN MARD-O-ZAN-O-BACHCHE
BE-GUNAHI KI KAATTE HAIN SAZA
UN GHAREEBON KA HAAL KYA HOGA
SIRF MAZDOORIYAN JO KARTE HAIN
KAUN POOCHHEGA UN PE KYA BEETI
GHAR MEIN RASHAN KISI KE HAI KI NAHI
DOODH KYA MIL RAHA HAI BACHCHON KO
SHAHAR DAR SHAHAR GOONJTI CHIKHEN
KU-BA-KU KHAAK-O-KHOON KE MANZAR
KAH RAHE HAIN YEH NAWJAWANO SE

WAADI-E-KASHMIR KA DARD

MERE BACHCHE ABHI NA TUM AANA
APNI GULPOSH WADIYON KI TARAF
AAJ KASHMIR KI FIZAON MEIN
ZAHAR NAFRAT KA GHUL GAYA BETE
HAR QADAM PAR YAHAN QAYAMAT HAI
ROZ HARTAL, ROZ HI KARFIU
ROZ PATHRAO, GOLION KI SADA
HAR GHARI SAR PE MAUT KE SAAYE
ZINDAGI QAID HAI MAKANO MEIN
JAISE MUJRIM KOI SAZA KAATE
AUR SADKON PE HU KA AALAM HAI
KHIDKIYAN BAND.....BAND DARWAZE
GHAR KE BAHAR SIPAHIYON KI QATAR
APNE HATHON MEIN RAYEFAL THAME
HAR KISI KO HADAF BANAYE HUE
CHAPPE CHAPPE PE KHAUF TARI HAI
AISI HAALAT MEIN AE MERE BACHCHE
IS JAHANNAM SE DOOR HI RAHNA

APNI LUTTI HUI BAHARON PAR
GHAMZADA AUR UDAS HAI WAADI
MURDANI CHHA RAHI HAI JHEELON PAR
BUJH GAYI ZAAFRAN KI KHUSHBU
CHHA GAYA SOG KOHSARON PAR
JAL GAYE GEET AABSHARON KE

SALAM-E-KASHMIR

AE WATAN TERE JIYALE JAAN NISARON PAR SALAM
WAADI-E-KASHMIR TERE CHAND TARON PAR SALAM

PAASBAN BANKAR KHADE HAIN CHAR SU KASHMIR KE
MERI JANNAT KE MUHAFIZ KOHSARON PAR SALAM

HAR BASHAR KI ROOH MEIN WAHDANIYAT BHARTI RAHE
TERI MASJID KI AZANON AUR MINARON PAR SALAM

JINKE SAYE MEIN HUA BEDAAR WADI KA SHAUOOR
AZMATON KE SAYEBA'N AFZAL CHINARON PAR SALAM

PEER-O-WALIYON NE JAHAN PAIGHAM-E-HAQ PHAILA DIYA
PEER VARI KE SAJILE MURGHZARON PAR SALAM

HAIN TAR-O-TAZA INHI SE JHEEL KI RANGINIYAN
JHUMTE, GAATE, MACHALTE, AABSHARON PAR SALAM

ODHKAR CHANDI KI CHADAR WADIYAN SOTI HUI
MASUAME SARMA KE DILKASH BARFZARON PAR SALAM

GHATION KI SHAN HAIN OONCHE SHAJAR KE SILSILE
AASMA'N SE BAAT KARTE DEVDARON PAR SALAM

WAZWANO MEIN BASAYI ZAAFRANI KHUSHBUYEN
HAR BARAS GULSHAN YAHAN AATI BAHARON KO SALAM

SALAM-E-KERALA

TUJHKO MERA SALAM HAI KERALA KI SARZAMI'N
TERI HAR EK SHAM HAI MERE LIYE HASEE'N

HONTON PE KHILTI HAI TABASSUM BHARI BAHAR
KYA KHOOB DILFAREB HAI KERALA KI MAHJABI'N

AATI HUI SADAYEN IBADAT KI SUBAH DUM
MASJID SE, MANDIRON SE, KALISA SE DILNASHI'N

MAZHAB KI AAD MEIN NAHI BAHTA HAI KHOON YAHAN
LOGON KO SIRF AMAN-O-AHINSA PE HAI YAQEE'N

KOCHI KE SAHILON PE WOH THAHRE HUE JAHAZ
DILKASH HARE BHARE HAIN JAZIRE KAHIN KAHIN

KAMRE SAJE SAJAYE AUR AANGAN KHULE KHULE
BE-MISL O BE-NAZEER MAKANO MEIN HAIN MUKEE'N

'VENARD' KE PAHAD KO CHOOTA HUA FALAK
'MUNAR' KE HASEEN NAZARE WOH SABZGEE'N

WOH 'CHINA KE JAAL' MACHHERE WOH MACHHLIYAN
DILCHASPIYON SE DEKHTE SAYYAH-O-SHAYEQEE'N

FANKAR HAIN WOH JINKA ALAG HI MAQAM HAI
KAMLA, SURAIYAM VARMA, YESUDAS SAB NAGI'N

"SHAQUL QAMAR" KA MOJZA "CHIRAMAN" NE JO DEKHA
WAHDANIYAT KA JAL UTHHA USMEIN CHARAGH-E-DEE'N

KHUSHBU YAHAN KI DIL MEIN HAI AISI RACHI BASI
BHULEGA IS DAYAR KO GULSHAN KABHI NAHI'N

ZANJEER-E-GHULAMI

ZANJEER-E-GHULAMI BAJTI HAI HAR PEER-O-JAWAN KE PAON MEIN
SAD HAIF KI YEH KASHMIR MERA HAI AAJ BHI JABR KI CHHAON MEIN

KAMZOR NIHATTON PAR AB TAK HAR ZULM RAWA HAI APNON KA
KARFIU HAI SHAHARON SHAHRON MEIN HARTAL HAI GAON GAON MEIN

HAIN SAR PE MUSALLAT SADIYON SE YEH JABR-O-TASHADDUD KI GHARIYAN
BARSON SE HAMARE KHWABON KI UDTI HAI KHAAK HAWAON MEIN

ARBAB-E-HUKUMAT KYA KIJIYE KHAMOSH HAIN NA-INSAFI PAR
TRANJ KE MOHRE BAN BAITHHE MARKAZ KE SIYASI DAON MEIN

KUCHH JOSH HAI INKE BACHCHON MEIN KASHMIR KI KHATIR SAR DENGE
QURBAN KARENGE BACHCHON KO, KUCHH AZM HAI AISA MAON MEIN

EK SHOR BAPA HAI WAADI MEIN MAZLOOMON KA MAHKOOMON KA
DEKHEN KAB JUMBISH HOTI HAI DILLI KE UN AAQAON MEIN

AZAD AGAR HOTE GULSHAN YEH AMAN-O-AMAA'N KE MATWALE
MASOOM PARINDON KI SURAT UDTE AZAD FIZAON MEIN

MERE HINDUSTAN

HAI DUA MERI, MERE HINDUSTA'N
TERI DHARTI PE RAHE AMAN-O-AMA'N

SUFIYON, SANTON KI THA TU SARZAMI'N
MANDIR-O-MASJID, KALEESA HAIN NISHA'N

KHAK MEIN TERI MOHABBAT THI BASI
QADRDAN THA ISLIYE SARA JAHAN

POORI DUNIYA SE ALAG RASM-O-RIWAJ
MUKHTALIF QAUMON KA THA TU ASHIYAN

RAKHA AADAM NE YAHIN PAHLA QADAM
FAKHR HAI TUJH PAR MERE HINDUSTAN

TERE BAN MEIN KRISHN KI MURLI BAJI
TERI MASJID SE YAHAN GOONJI AZA'N

MARKAZ-E-ILM-O-HUNAR, AQL-O-AMAL
THIN TERE BETON MEIN SARI KHOOBIAN

PYAR KI KHUSHBU TERE DAMAN MEIN THI
LOG THE IK DOOSRE PAR MEHERBA'N

HUKMARANO MEIN YAHAN INSAF THA
HAI KITABON MEIN PURANI DASTA'N

AAJ LEKIN WAQT AISA AA GAYA
HAR GHARI HAI TERE SAR PE IMTEHA'N

RO RAHI HAI HAR TARAF INSANIYAT
KUCHH FASADI HO GAYE HAIN HUKMARAN

PHIR BHI GULSHAN AHAD YEH AAO KAREN
HO NICHHAWAR DESH PAR HI MAAL-O-JAA'N

O

YUN TO HONE KO KYA NAHI HOTA
PED SUKHA HARA NAHI HOTA

AADMI KI RAVISH KHARAB SAHI
AADMI KHUD BURA NAHI HOTA

KOI AISI JAGAH BHI HAI YARO
JIS JAGAH PAR KHUDA NAHI HOTA

AIB AATE NAZAR NA CHEHRE KE
GHAR MEIN GAR AAINA NAHI HOTA

HUSN-E-KIRDAR QAD BADHATA HAI
QAD SE KOI BADA NAHI HOTA

TUJH MEIN INSANIYAT AGAR HOTI
TUJHSE YEH DIL KHAFA NAHI HOTA

ROZ LAGTI HAI ADAALAT GULSHAN
HAAN MAGAR FAISLA NAHI HOTA

O

KISI KO AB KISI KA GHAM NAHI HAI
KISI KA GHAM KISI SE KAM NAHI HAI

JO ZAKHM-E-DIL KA BHI KARDE MADAWA
KISI KE PAAS WOH MARHAM NAHI HAI

ZAMANE BHAR KO HO TAKLEEF JISSE
MERE ANDAR ABHI WOH "HUM" NAHI HAI

CHIRAGH-E-HAQ JO ROSHAN HAI ZAMI'N PAR
BUJHA DE YEH KISI MEIN DUM NAHI HAI

KHUDA KA SHKR HAI SHAHON KE AAGE
ABHI TAK SAR HAMARA KHAM NAHI HAI

BATAO KAISA MAIKHANA HAI GULSHAN
SURAHI TO HAI JAAM-E-JAM NAHI HAI

O

TUMHARE ISHQ MEIN DUM-KHAM NAHI HAI
JUNOON-E-SHAUQ KA AALAM NAHI HAI

TERE DAAWE HIMALAYA SE BHI OONCHE
MAGAR FIKR-O-AMAL PAIHAM NAHI HAI

DUAON MEIN ASAR PAIDA NA HOGA
JO CHASHM-E-QALB TERI NAM NAHI HAI

SAKHI HATIM BANA PHIRTA HAI LEKIN
BHIKARI SE TU KOI KAM NAHI HAI

HAI BADKARI TERI FITRAT MEIN SHAMIL
MAGAR ISKA TUJHE KUCH GHAM NAHI HAI

YAHAN QAYAM HAI RASM-E-SHAHR-E-KOOFA
WAFA KE QATL PAR MAATAM NAHI HAI

ABHI KARNA NA PHOOLON KI TAMANNA
BAHARON KA ABHI MAUSAM NAHI HAI

HAMARA KYA KOI KARTA MADAWA
HAMARE ZAKHM KA MARHAM NAHI HAI

KARO GULSHAN KHUDA KA SHUKR HARDAM
KHATA PAR JO TERI BARHAM NAHI HAI

O

TAAMEE-R-GULISTA'N KAUN KARE
TANZEEM KA SAMA'N KAUN KARE

KISKO GHAM-E-DAURA'N SE FURSA
ZIKR-E-HAM-E-JANA'N KAUN KARE

AB DIWANE FARZANE HAIN
AB CHAAK GAREBA'N KAUN KARE

AAMAD HAIN SAB GUL KARNE PAR
SHAMON KO FAROZA'N KAUN KARE

JAB AHLE GULISTAN GULCHEE'N HON
TAZAEEN-E-GULISTA'N KAUN KARE

JAB DIL KE ZAKHM FAROZAN HON
PHIR JASHN-E-BAHARAN KAUN KARE

JAB FARQ BAHAR-O-KHIZAN MEIN NAHI
PHIR ZIKR-E-BAHAAAN KAUN KARE

WOH JAAN-E-GHAZAL JAB ROOTHHA HO
GULSHAN KO GHAZALKHWAN KAUN KARE

O

HAI DIL-E-ZAAR AAJ KITNA UDAS
PAAS RAHKAR BHI JAB NAHI WOH PAAS

AAS TUTI TO ZINDAGI HAI MAUT
AAS HI PAR HAI ZINDAGI KI ASSAS

DOSTI DUSHMANI SE BADTAR HAI
DOSTON MEIN KAHAN AB WOH BU BAAS

ZINDAGI APNI SOONI WAADI HAI
AAJ HAI KOI APNE AAS NA PAAS

JAANE KYA BAAT AAJ HAI HUMDUM
APNA DIL THA KABHI NA ITNA UDAS

KARKE ARZ-E-HUNAR HOON SAHRMINDA
KAUN HAI AB JAHAN MEIN QADAR SHANAS

AAJ GULSHAN HAI AUR DIL-E-MAYOOS
KASH AAKAR KOI BANDHAYE AAS

O

AB KAHAN HAUSLON KA WOH ANDAAZ
PAR NA BAQI, NA TAQAT-E-PARWAAZ

QURBATEN CHAND SE BADHIN ITNI
CHANDNI HO GAYI MERI HUMRAAZ
BHA GAYI DIL KO SAADGI TERI
AB KHAYALON MEIN BAJ RAHE HAIN SAAZ
DOORIYAN AAYIN KAISE ROSHTON MEIN
EK ZARRA THA MAIN TU ZARRA NA
HAAL-E-DIL KAB CHHUPAYE CHHUPTE HAIN
KHUL HI JAATE HAIN HAR KISI KE RAAZ
RAAHAT-E-DIL SUKOO'N-O-CHAIN KAHAN
AB TO HAR SIMT HAI YAHI
QARZ KE BOJH SE SADA BACHNA
WARNA GHAT JAYEGI YEH UMR-E-DARAZ

MAUSAM-E-GUL CHALA GAYA GULSHAN
HAI MAGAR SHAYARI SE RAAZ-O-NIYAZ

O

NEK BANDE TERI TAAZEEM SADA KARTE HAIN
TU HAI MASJOOD TERI HAMD-O-SANA KARTE HAIN

TU HI QAADIR HAI HAR IK SHAI PE KARAM HO MAULA
LOG LACHAR HAIN RO RO KE DUA KARTE HAIN

UMR DHALTE HI SABHI SHOKHIYAN DHAL JAATI HAIN
AUR HUM AHD-E-JAWANI MEIN JIYA KARTE HAIN

IS QADAR AAM HUI RISHTON KI DIPLOMACY
DIL NAHI AB TO FAQAT HATH MILA KARTE HAIN

JEETE JI KOI NAHI POOCHHTA INSANO'N KO
BAAD MARNE KE SABHI YAAD KIYA KARTE HAIN

DAL KI KHAMOSH FIZAYEN BHI GHAZAL KAHTI HAIN
HUMSE DIL WALE SHAB-O-ROZ SUNA KARTE HAIN

JAB SE AAYA HAI WAFAON KA SALEEQA GULSHAN
MERE HUMSAAYE BHI MUJHE YAAD KIYA KARTE HAIN

O

HAQ KE LIYE ALAM JO ITHHAYE HAIN JUNG-JU
PARWARDIGAR UNKI BACHAYEGA AABRU

DEKHO TO ZARRA ZARRA HAI KASHMIR KA GHAZAL
SUN PAO TO GULAB MOGHNI HAI KHUSH GULU

MAFHOOM-E-ZINDAGI NA SAMAJH PAYEGA BASHAR
HOGI NA JAB TALAK KI MOHABBAT KI AARZU

LADTE HAIN ZULM SE JO HAMESHA KAFAN BADOSH
ALLAH KE AZEEZ MUJAHID HAIN KHOOBRU

PEER-O-WALI NE KHOOB SANWARA HUMEIN MAGAR
AFSOS SANG-O-KHISHT KI JAATI NAHI HAI KHU

AMAN-O-AMAAN KE WASTE YARO HAI LAAZMI
ARBAB-E-HUKUMAT SE KAREIN NARM GUFTUGU

KIRDAR KE JO GHAZI HAIN WAADI KE NAUJAWAN
GULSHAN DUA HAI UNKI HO FITRAT BHI BA-WAZU

O

SUKOON-E-QALB MIL JAYE JISE APNE GHARANE MEIN
WOH JANNAT KA MAZA PAYEGA BESHAK AASHIYANE MEIN

KHULOOS-O-PYAR-O-HAMDARDI KI DAULAT JISKO MIL JAYE
AMEER-E-KAARWA'N BANKAR RAHEGA WOH ZAMANE MEIN

AGAR TERA TAKHAYYUL PAAK HAI TU JAAODAN HOGA
FAROZA'N NOOR KI IK SHAMA HOGI DIL KE KHAANE MEIN

JAHAN MEIN KHALQ KAHTI HAI JO BOYEGA WOH KATEGA
TO PHIR ACHCHHE AMAL KE BEEJ BOYE JAA ZAMANE MEIN

NAHI HAI KHEL BACHCHON KA KI PAL DO PAL MEIN BAS JAYE
ZAMANE BEET JAATE HAIN KOI BHI GHAR BASANE MEIN

AGAR ISHQ-E-HAQEEQI KI JHALAK GULSHAN MILE SABKO
NA RAH JAAYE KOI FARQ FARZANE DIWANE MEIN

O

LAAZIM HAI KI IMAN KI DAULAT MANGE
HAR SHAKHS HI TAUFEEQE IBADAT MANGE

HAR KAAM KARE NAAM KHUDA KA LEKAR
HAR KAAM KI MAULA SE IJAZAT MANGE

SHOHRAT KI BULANDI PE JO PAHUNCHE KOI
US WAQT BHI ALLAH KI QURBAT MANGE

QISMAT SE JO MIL JAYE KISI KO SARWAT
AURON KI MADAD KARNE KI AADAT MANGE

US SHAKHS KO RUTBA NA MILEGA HARGIZ
WOH SHAKHS JO EHSAN KI QEEMAT MANGE

DUNIYA KI MUSEEBAT SE JO GHABRA JAYE
WOH HAIDER-E-KARRAR KI HIMMAT MANGE

KHOYE RAHEN SAB ISHQ-E-MOHAMMAD MEIN SADA
JO CHAHE WOH KHALIQ KI HIMAYET MANGE

GULSHAN KO SUKOO'N MILTA HAI GHAMKHWARI MEIN
AB ISKE SIWA AUR KYA RAAHAT MANGE

O

CHARON JAANIB ZULM PARASTI
JANGAL JAISI SAARI BASTI

ROZ DHAMAKE, ROZ TABAHI
JIVAN MAHNGA MAUT HAI SASTI

EK AGAR HOTE SAB INSAN
DUNIYA MEIN KYON AAG BARASTI

NAFRAT KI ZAHREELI NAGIN
HUM SABKO DIN RAAT HAI DASTI

ITNA BHI MAT OONCHA UDNA
AA JAYE AKHLAQ MEIN PASTI

DIL KE ANDAR PYAR KA SAGAR
QATRA HAI GO APNI HASTI

NEK AMAL SE PAAYI RAAHAT
NEK AMAL MEIN BHI HAI MASTI

SARA DESH HI GHAR ANGAN HAI
JAISE APNI GHAR GRAHSTI

SABKA MALIK EK HAI GULSHAN
SAB PAR USKI BAALA DASTI

O

CHAL MUSAFIR SARAYE FAANI SE
BAAZ AA AISI ZINDAGANI SE
THOKAREN HAIN QADAM QADAM PE YAHAN
RAASTA CHALIYE SAWDHANI SE
LAMHA LAMHA WOH PYAR KO TARSE
PESH AAYE JO HAQ BAYANI SE
JO THE APNE WAHI HUYE DUSHMAN
PESH AAYE NA MEHERBAANI SE
CHAND KA QURB KAB HUA HASIL
JAL GAYE WOH TO SARD PAANI SE
ILTIFATE-O-KARAM KA HAI YEH SILA
HUMSE MILTE HAIN BAD-ZABANI SE
KAAM JAB DOOSRON KE AA NA SAKE
FAYEDA KYA HAI ZINDAGANI SE
AAG HAR SU LAGI HAI GULSHAN MEIN
WOH BHI APNON KI MEHERBAANI SE

O

DILRUBA! TERI LATAFAT DEKH LI
KHUSHNUMA PHOOLON KI RANGAT DEKH LI

PAKAR-E-AAZAR TERA HUSN-O-JAMAL
SAMNE MAINE QAYAMAT DEKH LI

KYA KARENG DEKH KAR "BAGH-E-NISHAT"
RU-BA-RU JAB TERI SOORAT DEKH LI

AAB-E-SHIRIN "CHASHMA SHAHI" KA PIYA
PATTHARON KE BEECH NEMAT DEKH LI

DEKH KAR TUJHKO HUA MAHSOOS YEH
DEKH LI DUNIYA MEIN JANNAT DEKH LI

ISHQ KA YEH ROG KAISA ROG HAI
CHAR DIL MEIN DIL KI HALAT DEKH LI

DIL MEIN GULSHAN ROSHNI HONE LAGI
TERI ANKHON MEIN MOHABBAT DEKH LI

O

DIL YEH KAHTA HAI CHALEN SHAHR-E-KHAMOSHA'N
JIS JAGAH AARAM FARMA HAIN MERI MAA'N

SHAMA UNKI LAHAD PE CHALKAR JALAYEN
FATEHA PADHKAR KAREN BAKHSHISH KA SAAMA'N

KIS LIYE KHWAHISH KAREN HUM MAAL-O-ZAR KI
IS JAHAN MEIN CHAR HI DIN KE HAIN MEHMA'N

KHATM HO JATI HAI SARI ZINDAGANI
HO NAHI PATE HAIN POORE SABKE ARMA'N

BUS TERE AAMAL UQBA KE LIYE HAIN
KAAM AYENGE WAHAN LULU NA MARJA'N

AB TO AISI MANZILON MEIN GUM HUA HOON
RAAS AATA HI NAHI SHOR-E-GULISTA'N

YASIYAT KI DHUND MEIN LIPTA HUA THA
PHIR BHI GULSHAN HO GAYA DEKHO GHAZAL KHWAN

O

APNI TALAB BADHATE LOG
QARZ MEIN KHOOB NAHATE LOG

CHHOTI CHADAR SE BAHAR
PAON BAHUT PHAILATE LOG

SONE KE SIKKE PAAKAR
APNON KO THHUKRATE LOG

SAB MEIN RAHKAR ALAG ALAG
APNA RANG DIKHATE LOG

JHOOTI, KADWI, BE-MAANI
KHABREN ROZ SUNATE LOG

BIYAH RACHAKAR GUDDIYON KA
HUM SABKO BAHLATE LOG

YA RAB UNKE SHAR SE BACHA
SHAHER MEIN AAG LAGATE LOG

NA-QADRI HAI APNO KI
PHOOLON SE KUMHLATE LOG

GULSHAN KAISA DAUR HAI YEH
SACH SE HAIN KATRATE LOG

O

ZINDAGI KI AZIYAT MEIN INSAN HAI
AADMI AADMI SE PARESHAN HAI

AAJ ARZAN HUA AADMI KIS QADAR
HAR KOI APNI QEEMAT SE ANJAN HAI

LOG DAULAT KE PICHHE DIWANE HAIN YUN
JAISE PAISA HI AB UNKA IMAN HAI

JO SAMAJHTA THA KHUD KO FARISHTA SIFAT
AAINA DEKH KAR AAJ HAIRAN HAI

IS QADAR BADH GAYI HAI GERANI KI AB
JISKO BHI DEKHIYE WOH PARESHAN HAI

AB NA AKHLAQ HAI AUR NA PAAS-E-ADAB
AADMI KI BHI KAISI YEH PAHCHAN HAI

BETIYAN KYA 'AFQASHAN', 'ANAM' MIL GAYIN
EK DIL HAI MERA DOOSRI JAAN HAI

AISE JEENE KE ANDAZ BADLE HAIN AB
RASHK-E-NAHEED KHUD HI PASHEMAN HAI

AB DUAON MEIN GULSHAN HUA KUCHH ASAR
WOH JO DUSHMAN THA MUJH PAR MEHERBAN HAI

O

MARHALA DAAR-O-RASAN SA HAI CHALO PAAR KAREN
PYAR AASA'N TO NAHI PHIT BHI CHALO PYAR KAREIN

ZAMANA HUMSE KHAFA HAI TO YAAR HONE DO
WAFA KI RAAH KO KUCHH AUR USTWAR KAREN

BAHUT KATHHIN HAI MAGAR PAA HI LOGE MANZIL KO
CHALO HUSAIN KE RASTE KO AKHTIYAR KAREN

SUKOON-E-DIL HAI MAYASSAR KISE ZAMANE MEIN
KOI BATLAYE BHALA KIS PE AITBAAR KAREN

UTHHE HAIN FITNE HUE ZALIMON KE HATH DARAAZ
NA JANE KISKI YE ISMAT KO TAAR TAAR KAREN

GAYA HAI SUBAH JO DAHLEEZ CHHOD KAR MERI
USI KA SHAM-O-SAHAR KYON NA INTEZAR KAREN

HAI GARM JHOOT KA BAZAR KOOCHE KOOCHE MEIN
HAI KAUN PAAK YAHAN KISKA AITBAAR KAREN

GUZAR HI JAYEGI YEH ZINDAGI MAGAR GULSHAN
GHAME HUSAIN KO DUNIYA MEIN YADGAR KAREN

O

AAP AAYE TO KUCHH SAWAL UBHRE
MAHKE MAHKE SE KUCHH KHAYAL UBHRE

DIL NE CHAHA BAHUT, BATAYEN MAGAR
RAAZ-O-RAFTA KE KHAD O KHAAL UBHRE

TERE DARBAR KE TASADDUQ MEIN
ODH KAR HUM BHI PASHM SHAL UBHRE

MARHABA SHAMA-E-HAQ KE PARWANE
NOK-E-NEZA PE BA-KAMAAL UBHRE

EK SHABBIR PAR NAHI MAUQOOF
KARBALA MEIN TO NAU NEHAL UBHRE

TAAJ IK PYAR KI NISHANI HAI
KYON NA YEH BANKE BE-MISAL UBHRE

TUM BHI BHEJO SALAM AE GULSHAN
UN PE JO 'SHAMS' O 'DANIYAL' GUZRE

O

DUNIYA MEIN HAR TARAF HAI KHUAFAT DEKHIYE
HAR GHAR MEIN IKHTELAF KI BOHTAT DEKHIYE

KITNI TABAHIYAN HAIN TARAQQI KE NAAM PAR
CHARON TARAF ZAMEEN PAR AAFAT DEKHIYE

IS ZINDAGI MEIN CHALKE SHARIAT KE HUKM PAR
US ZINDAGI MEIN KHULD KE BAGHAAT DEKHIYE

HAR RAAT AATE RAHTE HAIN KITNA HASEEN KHWAB
HOTI NAHI HAI PHIR BHI MULAQAT DEKHIYE

PAHUNCHAYA KAJ RAVI NE KAHAN KIS MAQAM PAR
KAISE NA BIGDEN QAUM KE HALAAT DEKHIYE

US SHOKH KI ADA HAI KI ANDAZ-E-AASHIQUI
BHEJI HAI KHAT KE PURZON KI SAUGHAAT DEKHIYE

GHURBAT AGARCHA LAKH HO HIMMAT NA HARIYE
MAULA BADAL BHI DETA HAI HALAAT DEKHIYE

SHAJRA KHULA KHATAI KA SADIYON KE BAAD AB
GULSHAN ZARA FAZEELAT-E-SADAAT DEKHIYE

O

SHIKWA-E-JOR-E-YAAR KYA KARTE
HUSN KO SHARMSAR KYA KARTE

EK PAL KO NAHI QARAR ISE
DIL KO AUR BEQARAR KYA KARTE

JAB SHABE GHAM HI IK QAYAMAT THI
MAUT KA INTEZAR KYA KARTE

THI NA UMMEED ASHK SUI KI
DIL KO HUM ASHKBAR KYA KARTE

HAIN AZAL HI SE KISHTA-E-TAQDEER
JABR KO AKHTIYAR KYA KARTE

ZINDAGI MAUT KI SAHELI HAI
USKA PHIR AITBAR KYA KARTE

JO BAHAREN KHIZAN KE SATH AAYIN
UNKA HUM INTEZAR KYA KARTE

WOH PASHEMA'N THE KHUD HI JAB GULSHAN
PHIR UNHEN SHARMSAR KYA KARTE

O

DAUR-E-MAI SUBAH-O-SHAM HOTE HAIN
APNE GHAM NAZRE JAAM HOTE HAIN

JAAN DETE HAIN JO WATAN KE LIYE
SAHAB-E-NANG-O-NAAM HOTE HAIN

JIN MEIN KHOONE JIGAR BHI SHAMIL HO
KITNE WOH TALKH JAAM HOTE HAIN

BAKHSHTE HAIN JO DOOSRON KO KHUSHI
KHUD BHI WOH SHAD KAAM HOTE HAIN

JO WATAN PAR NISAAR HO JAYEN
KITNE AALI MAQAM HOTE HAIN

ZINDAGI MASLON SE LADTI HAIN
ROZ YUNHI TAMAM HOTE HAIN

KAISI SAYYAD HO GAYI DUNIYA
HAR QADAM PAR HU DAAM HOTE HAIN

UNKO MILTI HAIN MANZILEN GULSHAN
LOG JO TEZGAAM HOTE HAIN

MUFLISON KE JO KAAM AATE HAIN
QABILE EHTERAM HOTE HAIN

O

MERE MAHBOOB! TERI YAAD BHULAUN KAISE
DIL MEIN JAAGE HUE ARMA'N SULAUN KAISE
KOI HASRAT HAI NA ARMA'N NA TAMANNA BAQI
DIL KI UJDI HUI DUNIYA KO BASAUN KAISE
MAUT KE SAYE HAIN JIS SIMT NAZAR JATI HAI
ZINDAGI KAHIYE JISE DHOOND KE LAUN KAISE
AAP KI BAT KAHAN AUR KISI MEIN HOGI
DOOSRA AUR KOI AAP SA PAUN KAISE
KAUN HOTA HAI SHAREEKE GHAME PINHA'N AE DOST
DIL-E-BARBAD KI ROODAD SUNAUN KAISE
BHEEGI ANKHON NE MOHABBAT KA BHARAM KHOL DIYA
LAKH CHAHOON BHI TO YEH RAAZ CHHUPAUN KAISE
AHD-E-RAFTA KI HAR IK YAAD TASAWWAR MEIN PHIRI
LORIYAN DEKE MAIN MAAZI KO SULAUN KAISE
DIL MEIN BAQI NAHI AB KOI MUSARRAT KI KIRAN
AB KOI AUR NAI SHAMA JALAUN KAISE
KOI HO DEKHNE WALA BHI BHARI DUNIYA MEIN
DIL MEIN JO ZAKHM CHHUPE HAIN WOH DIKHAUN KAISE

MULTAFAT BHI TI HO WOH MAHWE TAGHAFUL GULSHAN
HAAL-E-DIL USKO SUNAUN TO SUNAUN KAISE

O

HASEE'N FAREB DIYE JISNE BAAR BAAR MUJHE
USIKE WAADE PE HAI PHIR BHI AITBAR MUJHE
UDEGI KHAK YUNHI MERE DIL KI DUNIYA KI
FAREB DETI HAI KYON AAKE PHIR BAHAR MUJHE
WOH GHAMKADA MEIN MERE AYENGE HAI NAMUMKIN
NA JANE PHIR BHI HAI KYON UNKA INTEZAR MUJHE
MAIN KHUD HI LUT KE HOON BE-NANG-O-NAAM DUNIYA MEIN
KAREGA AUR KYA KOI BHI SHARMSAR MUJHE
JAHAN KE KHAAR BHI HAIN PHOOT MERI NAZRON MEIN
JENA'N SE BADHKE NA KYON HO DAYAR-E-YAAR MUJHE
AS MEIN RAHKE NASHEMAN KI YAAD SE HAASIL?
KHUDARA CHHED NA AE MAUSAM-E-BAHAR MUJHE
UNHIN KI YAAD SE AABAD DIL KI DUNIYA HAI
KHAYAL AAYE NA KYON UNKA BAAR BAAR MUJHE

HUJOOM-E-YAAS MEIN BAITHHA HOON KAB SE KHUD GULSHAN
SATAAYE AUR NA AAKAR KHAYAL-E-YAAR MUJHE

O

NAZAR NAZAR SE MILAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN
JHUKI NIGAHEN UTHHAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

TUM HI HO ROOHE TAGAZZUL AUR TUM HI JAANE BAHAR
HUMEIN GALE SE LAGAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

HAMARA BARBATE DIL BHI HO HUMNAWA JISKA
TUM AISA SAAZ UTHAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

IK AISA GEET SUNAO KO ROOH JAAG UTHHE
IK AISA NAGHMA SUNAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

TUMHEIN QASAM HAI TUMHARI NASHILI ANKHON KI
SHARAB-E-DEED PILAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

PAS-E-HIJAB, MUJASSAM GHAZAL SI LAGTI HO
NAQAB RUKH SE HATAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

PHI AISI SHAM NA AYEGI SHER-O-NAGHMA KI
ABHI NA CHHOD KE JAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

JO TUMSE DOOR HAI GULSHAN TO KYA HO AISE GHAZAL
QAREEB AUR KUCHH AAO KI HUM GHAZAL KAH LEIN

O

O KARTE HAIN MOHABBAT SABHI INSANO'N SE
ISLIYE PYAR HAI APNO'N HI SA BEGANO'N SE
JO GHAREEBON KA LAHU CHOOS KAR TAMEER HUE
SHOLE UTHENGE KISI DIN UNHIN AIWANO'N SE
NANGE INSAA'N HAIN WOH INSAA'N UNHE INSAA'N NA KAHO
DIL MEIN JO BAIR LIYE PHIRTE HAIN INSAANO'N SE
AAJ FARZANE JINHE LATE NAHI KHATIR MEIN
MASHWARE LENGE KABHI WOH UNHI DIWANO'N SE
BADA-E-NAAB SE BUJHNE KI NAHI PYAS MERI
A MUJHKO PILA ANKHON KE PAIMANO'N SE
HO MUBARAK UNHE FARZANGI UNKI AE DOST
KOI KAH DE RAHEN WOH DOOR HI DIWANO'N SE
ARZANE HAIN JAB AQL-O-KHIRAD KE DUSHMAN
O DIWANE HI ACHCHHE RAHE FARZANO'N SE
HASHR MEIN PAYENGE WOH KAUSAR-O-TASNEEM KE JAAM
UNS GULSHAN HAI JINHE BAADA SE PAIMANO'N SE

O

AADMI SE YE BE-RUKHI KAISI
BHOOL KARTA HAI AADMI KAISI
UNKI ANKHON MEIN YEH NAMI KAISI
GHAM SE BHEEGI HUI KHUSHI KAISI
JAB SITAM KO BHI MAIN KARAM SAMJHA
BE-SABAB PHIR YEH BARHAMI KAISI
HAI MOHABBAT HI ZINDAGI PYARE
BIN MOHABBAT KI ZINDAGI KAISI
HAI CHARAGHAN JO DIL KE DAGHON SE
PHIR UJALON MEIN YEH KAMI KAISI
MERA RONA TO MERI QISMAT HAI
UNKI ANKHON MEIN YEH NAMI KAISI
JISMEIN SOOD-O-ZEYAN KA HOSH RAHE
BANDA PARWAR! WOH AASHIQI KAISI
JO HAQAYEQ SE DOOR HO KOSO'N
JAANE MANI AISI SHAYARI KAISI
HO ILAHI KABHI TO CHASHME KARAM
IS QADAR MUJHSE BERUKHI KAISI
MUJHSE RAHTE HAIN WOH SADA BEZAAR
UNSE POOCHHO YE DILLAGI KAISI
AAP GULSHAN SE BADGUMAN KYON HAIN
DOSTI MEIN YEH DUSHMANI KAISI

O

HOON MAIN KYA MERI HASTI
ZARRA ZARRA HAI BE DASTI
BIKTA HAI QISTON MEIN INSAN
HAAYE RE INSANO'N KI PASTI
HAI HAIRA'N ANKHEN BEJAAN
HAR SU CHHAI JHOOTI MASTI
AABLA PA HOON ZAKHM KHULE HAIN
DOOR BAHUT HAI APNI BASTI
ZAHAD-O-TAQWA, JURRATE HAIDER
KAUN HAI AISA KISKI HASTI
DEKHO KAISA DAUR HAI AAYA
PYAR HAI MAHNGA JAAN HAI SASTI
RAKH HUE HAIN RISHTE NAATE
GHAR GHAR MEIN HAI AAG BARASTI
LAB PE HO GULSHAN MIDHATE MAULA
ZIKR KAREIN HUM BASTI BASTI

O

SUBAH DOOBI HAI GHAM MEIN SHAM UDAS
AUR CHARON TARAF HAI KHAUF-O-HERAS
KAUN KAB TAK CHHUPEGA PARDE MEIN
PAHIL JAYEGI DOOR TAK BU BAAS
JOSH HAI WALWALA HAI SEENO MEIN
HONGE AZAD HUM, YAHI HAI QA
CHAL RAHE HAIN FARAAT KI JANIB
LEKE HONTON PE HUM BALA KI PY
HUM JO MANZIL SE DOOR HAIN AB TAK
APNI KOTAHIYON KA HAI EHSAS
KHWAB WO TOOT KAR NA JAYEN BIKHAR
JIN PE HAI SARI ZINDAGI KI
HAI AJAB TEERGI SI CHEHRE PAR
JAISE BUJHNE LAGI HO QALB KI
AAJ WAADI KE DEKH KAR TEWAR
UD GAYE ZALIMON KE HOSH-O-HA
TALKH LAHJA HUA ZAMANE KA
AB WOH GULSHAN KAHAN LABON PE MITHAS

O

SACHCHAI AUR TAQWE KO DIL MEIN UTAR LE
IS TARAH APNE NAFS-O-HAWAS KO TU MAAR LE

DAULAT NA SATH JAYEGI SUN LE MERE AZEEZ
KAKRKE MADAD GHAREEBON KI UQBA KO SANWAR LE

KHUDDARIYON KO HATH SE JANE NA DE KABHI
JAISE BHI GUZREN ZEEST KE LAMHE GUZAR LE

IZZAT SADA HAI DAULAT-O-SARWAT SE BHI BULAND
KAM ZARFON SE KABHI BHI NA HARGIZ UDHAR LE

JO LE UDHAR WAQT PE USKO ADA KAR
KOI KISI KA EK BHI PAISA NA MAAR LE

BEHTAR HAI HAQ KI RAAH MEIN SABIT QADAM RAHE
GAR DAGMAGAYEN PAON KHUDA KO PUKAR LE

DUNIYA MUSAFIRANE ADAM KI SARAYE HAI
GULSHAN AMAL SE APNA MUQADDAR SANWAR LE

O

HUSN JAB MAHWE KHWAB HOTA HAI
AAP APNA JAWAB HOTA HAI

HUSN PAR JAB SHABAB HOTA HAI
USPE SADQE GULAB HOTA HAI

JAB WOH BUT BE-NAQAB HOTA HAI
SHAMRGEE'N MAAHTAB HOTA HAI

DAURE JAAM-E-SHARAB HOTA HAI
RAQS MEIN AAFTAB HOTA HAI

WOH PILATE HAIN SABKO DEED KI MAI
HUMSE SHARM-O-HIJAB HOTA HAI

BAARGAHE NIYAZ MEIN UNKE
LAB KA HILNA AZAAB HOTA HAI

HUSN KI DILKASHI KE KYA KAHNE
WOH JO ZERE HIJAB HOTA HAI

HUSN YUN MUFLISI MEIN HAI JAISE
PATTHARON MEIN GHULAB HOTA HAI

KOI PATTHAR HATA DE RAHON SE
YEH BHI KAARE SAWAB HOTA HAI

KYA BHAROSA HAI ZEEST KA GULSHAN
AADMI BUS HUBAB HOTA HAI

O

APNE KHWABON KI HASEEN TASVEER KO
JA RAHA HOON CHHOD KAR KASHMEER KO

DAST-E-QATIL MEIN HAI JO LAHRA RAHI
KOI BADH KAR CHHEEN LE SHAMSHEER KO

YEH ASEERI, YEH GHULAMI, KAB TALAK
TOD DO IS AAHNI ZANJEER KO

APNE TARKASH MEIN BACHA LE KUCH NA KUCH
YUN ANDHERE MEIN CHALA MAT TEER KO

KAARGAR HOTI NA HO TADBEER JAB
YAAD KARNA KATIBE-E-TAQDEER KO

BHOOL PAYEGI NA URDU SHAYARI
UMR BHAR IQBAL, GHALIB AUR MEER KO

JINKO PADHNE KA SALEEQA HI NAHI
KHAK SAMJHENGE MERI TAHREER KO

INQUILAB AYEGA GULSHAN EK DIN
LOG UTHHENGE NAI TAMEER KO

O

ZEEST HAI NAAM PASDARI KA
PAAS RAKHNA WAFA SHUARI KA
DALDI JAN KISNE PATTHAR MEIN
KYA NAMUNA HAI DASTKARI KA
NAFS PAR BUS NAHI MAGAR DEKHO
SAR PE SAAFA HAI DEENDARI KA
HATH MILTE HAIN, DIL NAHI MILTE
AB ZAMANA NAHI HAI YAARI KA
KUCHH PARINDON KE DEKHKAR TEWAR
HAUSLA PAST HAI SHIKARI KA
WAQT CHEHRA BADAL GAYA MERA
TAUR BADLA NA INKESARI KA
BHEED JITNI THI SAB SIYASI THI
KHEL HOTA RAHA MADARI KA

DIL PIGHALNE LAGA HAI PHIR GULSHAN
AAJ MAUSAM HAI BE-QARARI KA

O

JANA'N KA KHAFA HONA ULFAT KI ALAMAT HAI
WADE KA WAFA HONA RISHTE KI SADAQAT HAI

HAJAT HAI JISE PONCHHE MAZLOOM KE ASHKON KO
IS DARD KA HONA BHI INSAN KI DAULAT HAI

RAKHTE HAIN SADA ZINDA JEENE KI UMANGON KO
DO BOL MUHABBAT KE HAR DIL KI ZAROORAT HAI

HAI EK KHUDA SABKA BANDE HAIN SABHI USKE
DUNIYA KI HAR IK SHAI HI MUSHTARKA WIRASAT HAI

WARA HAWAO KYA AAYI HO WATAN SE TUM
BATLAO ZARA MERA MAHBOOB SALAMAT HAI

HUM KHAK NASHINO KO KYA FIKR "WAZA WAAN" KI
HUMKO TO "HAAK BATA" JANNAT KI ZIYAFAT HAI

HAIN DOOR MAGAR PHIR BHI IK JAAN DO QALIB HAIN
GULSHAN HAI SHARAFAT MEIN, GULSHAN MEIN SHARAFAT HAI

O

WAQT-E-PEERI SHABAB KI BATEIN
SUBAH DUM JAISE KHWAB KI BA
WAQT-E-RUKHSAT LABON KI KHAMOSHI
HALAT-E-IZTERAB KI BA
WAQT RAHTA NAHI SADA RANGEEN
AAJ KAR LEIN GULAB KI BA
WAQT HAI WASL KA NA KAR HUMDUM
YEH GUNAH-O-SAWAB KI BA
WAQT SE HAAR KAR JO BAITHHE HAIN
UNKI BATEIN SURAB KI BA
WAQT KE SATH MILKE CHAL PYARE
CHHOD DE IJTENAB KI BA
WAQT PAR AAP MAT KAREIN TANQEED
KHOKHLI HAIN JANAB KI BA
WAQT HAI AB BHI CHHOD DO YARO
YEH SHARAB-O-SHABAB KI BA
WAQT KARTA RAHA HAI SADIYON SE
AASMANI KITAB KI BA
WAQT YUN KARWATEIN BADALTA HAI
HO RAHI HAIN AZAB KI BA
WAQT AYEGA WOH BHI JAB HONGI
ROZ-E-MAHSHAR HISAB KI BA

WAQT SE BE-KHABAR HAIN JO GULSHAN
KYA WOH SAMJHEN HUBAB KI BATEIN

O

MUSHSHAQ MUSAVVIR HO YA SHAYAR HO KHUSH BAYA'N
FANKAR HAI WAHI JO HO FITRAT KA RAJUMA'N

MUMKIN NAHI KI USKO TAASSUB MITA SAKE
JO DIL KO DIL SE JOD DE URDU HAI WOH ZABA'N

SCIENCE KAH RAHI HAI YEH DHANCHON KO DEKHKAR
AADAM SE PAHLE MILTE HAIN AADAM KE KUCHH NISHA'N

DEEN-O-DHARM KI DURIYAN MITTI HAIN ILM SE
RISHTA ISI KE DUM SE HAI INSAA'N KE DARMIYAN

SHER-O-ADAB SE ISHQ KA JAZBA NAHI RAHA
TAAJIR DIKHAI DETE HAIN AB TO SUKHANWARA'N

PHOOLON KE DARMIYAN WOH RAKHTA HAI KHAR BHI
KARTA HAI APNE TAUR SE TANZEEM-E-GULISTA'N

DUNIYA HAI BE-SABAAT KISI KI NAHI HUI
QISSA HAI SIRF RUSTAM-O-SOHRAB-O-SULEMA'N

GULSHAN PE BHI NAWAZISHEN RAHAM-O-KARAM KI HON
PARWARDIGAR! AUR NA LE ISKA IMTEHA'N

O

MAIN HOON TANHA KOI HAI AAS NA PAAS
JEENE DEGI NA SHIDDAT-E-EHSAS

KAAMRANI UNHIN KO MILTI HAI
HOTE HAIN JO JAHAN MEIN WAQT SHANAS

MUSKURATE HUE MUJHE DEKHA
GHAME DAURA'N KABHI JO AAYA PAAS

KABHI AISA TO THA NA RANG-E-BAHAR
HAR KALI HAI FASURDA PHOOL UDAS

BE-HISI MAUT KI SAHELI HAI
MARNE PAYE NA DEKHIYE EHSAS

MAIN HERASA'N KABHI NAHI HOTA
KAHDO AAYE NA MERE PAAS HERAS

AAJ MILTI HAI YE BHI MUSHKIL SE
KIS SE PATA HAI KAUN DAAD-O-SIPAS

KASH! EHSAS CHHEEN LE KOI
UF! HOON GULSHAN MAIN AAJ KITNA UDAS

O

MAST QALANDAR KAH GAYA BAAT PATE KI YAAR
KABHI RAHO GUL KI TARAH KABHI BANO TUM KHAR

HAQ KI KHATIR JO LADE KARDE JEEVAN DAA'N
KAHLAYE GHAZI WAHI CHADH JAYE JO DAAR

JAKE TUM PARDES MEIN MAUJ MANAYI KHOOB
SUKHA SAWAN JAB MILA AAYE APNE DWAR

PADH AAYE HAIN FATEHA CHALKAR QABRISTAN
JAHAN PE MAAZI DAFAN HAI, DAFAN HAI MAA KA PYAR

GHAM SE JAB LAZZAT MILI DARD LAGA SANGEET
JAB BANTE DUKH GHAIR KE MAN MEIN BAJA SITAAR

RAKHDE AB HATHIYAR KO CHHOD YAZEEDI KAAM
APNI DHARTI KHOON SE MAT KARNA GULZAR

DIL MEIN HAI GULSHAN BASI DADI KI YEH BAAT
NEKI KARNE SE BADI MAREGI APNI MAAR

O

HAR EK PAL KA WOH SAARA HISAB RAKHEGA
TERE AMAL KI MUKAMMAL KITAB RAKHEGA

WAHI KAREGA MUNAWWAR TAMAM GOSHON KO
KI ZULMATON MEIN WAHI MAAHTAB RAKHEGA

YUN LAG RAHA HAI KI JAISE MERI WAFA KE EWAZ
WOH UMR BHAR MUJHE KHANA KHARAB RAKHEGA

KHABAR NA HOGI LUTA KAUN, KAB, KAHAN, KAISE
WOH IS TARAH SE HUMEIN MAHWE KHWAB RAKHEGA

SUNA HAI AAJ ADALAT MEIN RA-BA-RU SABKE
WOH APNE JURM SABHI BE-NAQAB RAKHEGA

KAHAN PATA THA TABIYAT MEIN HAI RIYAKARI
WOH DIL MEIN AAG, LABON PE GULAB RAKHEGA

JO DOOSRON PE SADA RAHAM KHAYEGA GULSHAN
KHUDA KA FAZL USE KAMYAB RAKHEGA

O

BANTTA HAI GALIYON MEIN QAUL YEH FAQEER APNA
KHWAHISHAT KE HATHON BECH MAT ZAMEER APNA

MUNTASHIR HUI FIKREN KYA GHAZAL KAHE KOI
MASLON MEIN RAHTA HAI ZAHAN-O-DIL ASEER APNA

UNKE FUN KI AZMAT KE MOTARIF HAIN GHALIB BHI
BHAR GAYE HAIN GHAZLON MEIN KAISA RANG MEER APNA

EK BAAR HI ZAD MEIN WOH HAREEF AAYA THA
PHIR KABHI NISHANE PAR LAG SAKA NA TEER APNA

NAAM LETE HI JISKA MUSHKILEN HUIN AASA'N
NAAM HAI ALI JISKA HAI WAHI ZAHEER APNA

MAIN BANAUN KOCHIN MEIN MASJID-O-AZAKHANA
DIL MEIN YE TAMANNA HAI KHWAB HAI AKHEER APNA

SHAYERI KI DUNIYA MEIN PHIR SE AA GAYA GULSHAN
YEH KARAM HAI AASIM KA WOH JO HAI BASHEER APNA

O

AAYI HAI HOOR JAISE KOI MERE RU-BA-RU
APNI NIGAH-E-NAAZ SE KARTI HAI GUFTUGU

BITE DINO KI BU-E-MOHABBAT KAHAN HAI TU
TERI TALASH MEIN HAI KOI AAJ KU-BA-KU

SANDAL KI ZAFRAN KI KHUSHBU NA AAYI RAAS
MERE NAFS NAFS MEIN SAMAI HAI TU HI TU

MANGA KHULOOSE DIL SE JO MAINE WOH MIL GAYA
UTRI HAI POORI SHARTE WAFA PAR WOH HU BA HU

PAKEEZGI-E-QALB-O-NAZAR KI BHI SHART HAI
HOGI NAMAZ-E-ISHQ NAHI TERI BE WAZU

MOTI SAMUNDARON SE NIKALNA TO AAM HAI
GAUHAR NIKALTA HAI YAHAN KOI JU BA JU

THAMTE NAHIN HAIN JABR-O-TASHADDUD KE SILSILE
MAULA MERE BACHA MERI WADI KI AABRU

GULPOSH WADIYAN HAIN JAHANNAM BANI HUI
ZULM-O-SITAM KI AAG BARASTI HAI KU-BA-KU

PAHLE JHULAS KY RAKH DIYA JISMON KO DHOOP NE
BAARI HAI AB MACHAYEGI BARISH BHI HA O HU

GHUNCHON PE THA SHABAB GULON PAR SHAGUFTAGI
KISNE CHURA LIYA MERE GULSHAN KA RANG O BU

O

ZINDAGI KO CHHEEN LENGI DARD KI GAHRAIYAN
GIRD MERE HAIN MASAYEL KI MOHAZ AARAIYAN

RAKH KE MURQAD MEIN AZIZ-O-AQRABA TO CHAL DIYE
AB HUMIN KO JHELNI HAIN QABR KI TANHAIYAN

RAQS MEIN HAI SHAKHE GUL BAADE SABA KE SAAZ PAR
JAISE DOSHIZA KOI LE SUBAHDAM ANGDAIYAN

AAJ BISTAR PAR KISI SOORAT NAHIN MILTA SUKOO'N
ZAKHM TAZA KAR RAHI HAIN YADON KI PURWAIYAN

JINKE CHEHRON PE NUMAYAN HAI TAQADDUS KI JHALAK
PAD RAHI HAIN DARD-O-GHAM KI UNPE KYON PARCHHAIYAN

UMR BHAR MENHDI HATHELI KO SAJATI HI RAHE
ROZ-O-SHAB TUM PAR KHDA RAKHE KARAM FARMAIYAN

IK NIGAH-E-MARFAT SE DEKH LO TUM JIS TARAF
AYENGI QUDRAT KI HAR SHAI MEIN NAZAR RANAIYAN

RAHIYE GULSHAN WADI-E-KHASMIR YA KOCHIN MEIN
HAI DUA KHUSHION KI BAJTI HI RAHEN SAHNAIYAN

O

HAR KALI HAI FASURDA PHOOL UDAS
KHALI DAAMAN MEIN HAI NA RANG NA BAAS

UNKO JITNA HI BHULNA CHAHA
BADH GAYI AUR SHIDDATE EHSAS

AAJ KYA HO GAYA HAI INSAA'N KO
DIL MEIN HAI ZAHAR AUR LAB PE MITHHAS

JINKO APNE JAHAN KA ILM NAHIN
BAN GAYE AAJ WOH SITARA SHANAAS

ASL MEIN KUCHH UNHEN NAHIN MALOOM
JO SAMAJHTE HAIN KHUD KO RAMZ SHANAAS

NANG-E-INSAA'N HAI JO BUJHATE HAIN
APNE BHAI KE KHOO'N SE APNI PYAS

MAUT KO JO HAYAT KAHTE HAIN
KYA UNHEN MAUT SE HO KHAUF-O-HERAS

AUR KYA CHAHIYE MUJHE GULSHAN
DAULAT-E-DARD HAI JO MERE PAAS

O

THAHAR ZARA AE AHDE RAFTA
DEKH LUN KUCHH DIN USKA RASTA
GUZRE PAL EHSAS DILAYEN
NAADA'N DIL THA DARD AASHIFTA
APNI ZABAN WO KHUD HI SAMJHEN
BOLNE MEIN HAI JISKO SAKTA
SHAHRE KHAMOSHAN SE JAB GUZRE
AANSU CHHALKE RAFTA RAFTA
HUMNE KAR LI ISHQ MEIN UNKE
JEB BHI KHALI HALAT KHASTA
UNKI GALI SE JAB BHI GUZRE
DIL YEH BOLA CHAL AAHISTA
HUSN KE JALWE TAUBA TAUBA
DEKHTE HI DIL HAI WARAFTA

GULSHAN TERE AZM-O-IRADE
SABKE TAYEEN SABSE WABASTA

O

QISSA-E-AHDE JAWANI MAT CHHED
BHULI BISRI WOH KAHANI MAT CHHED

HO GAYI MEHR-O-WAFA YAKH BASTA
GARM AAHON KI RAWANI, MAT CHHED

SAAZE DIL KAUN AB SUNATA HAI
DASTA'N HAI YEH PURANI MAT CHHED

HEER RANJHE HUE KHIRAD WALE
AASHIQI TU HAI DIWANI MAT CHHED

DIN GUZARA HAI BADI MUSHKIL SE
CHANDNI RAAT KAHANI MAT CHHED

AE GHAME ZEEST BAHUT ROYE HAIN
AB NAHI ANKH MEIN PANI MAT CHHED

BUS NAZAR SE SUNAYE JA GULSHAN
DIL KA AFSANI ZABANI MAT CHHED

O

BEWAFAI PE JO KHAFA NA HUA
KOI AISA MERE SIWA NA HUA

KOI CHARA GARI NA KAAM AAYI
DARD MUJHKE KABHI JUDA NA HUA

LAKH BARSE DUAON KE BADAL
PED MURJHA KE PHIR HARA NA HUA

JAAN JATI HAI TERE WAADE PAR
KOI WAADA TERA WAFA NA HUA

JAB SE TERI NIGAH BADLI HAI
TUJHSE MILNE KA HAUSLA NA HUA

BUS YAHI GHAM TAMAM UMR RAHA
MAIN HUA TERA, TU MERA NA HUA

DIL MEIN QANDEEL BUJH GAYI GULSHAN
JAZBA-E-ISHQ DER PA NA HUA

O

UMR AUR ZAR PE AITBAR NA KAR
JISKI GINTI HO USSE PYAR NA KAR

PATJHARON SE NIBAAH KARNA SEEKH
KHUD KO AASUDA-E-BAHAAR NA KAR

NAFS PAR APNE RAKH SADA QABU
HOSH KI SARHADON KO PAAR NA KAR

JIN BAHARON MEIN UMR GUZRI HAI
UN BAHARON KA INTEZAR NA KAR

TAAB ZAKHMON KI LA NA PAYEGA
DIL KO ITNA BHI SANGSAR NA KAR

ROSHNI KO HAI INTEZAR TERA
RAAH ZULMAT KI AKHTIYAR NA KAR

JIS MEIN INSANIYAT NO HO GULSHAN
USKO INSAN MEIN SHUMAR NA KAR

O

SHARM-O-IMAN DO PARINDE HAIN
SATH RAHTE HAIN SATH UDTE HAIN

DE SAKENGAY NA MAUT KO RISHWAT
UMR BHAR THAILIYAN JO BHARTE HAIN

MUFLISI, AA TUJHE MAIN APNA LOON
SAB TUJHE THOKAREN LAGATE HAIN

DOOR RAHIYE SIYAH KARON SE
KHAULE ADAM MEIN YE DARINDE HAIN

SHAUQ PHIR BHI UNHEIN HAI PATTHAR KA
LOG SHISHE KE GHAR MEIN RAHTE HAIN

KYA HAI DUNIYA YEH SOCHKAR DEKHO
BUS GHARI DO GHARI KE MELE HAIN

JIS TARAF DALIYE NAZAR GULSHAN
KHUD NUMAI KE HI TAMASHE HAIN

O

QAUS-E-QAZAH KI RANGAT WALE HAIN JO MERE DAMAN MEIN
AISE PYARE PHOOL NA HONGE AUR KAHIN BHI GULSHAN MEIN

YUN RAHTA HAI PYAR TUMHARA MERE MAN KE AANGAN MEIN
JAISE TAREEKI MEIN JUGNU, JAISE KHUSHBU CHANDAN MEIN

TERE DEED KI PYASI ANKHEN AISI KHOI RAHTI HAIN
JAISE BIRHAN RASTA DEKHE APNE PI KA SAWAN MEIN

KAUN HAI APNA KAUN PARAYA KAB PARKHO KAB JANOGE
ANKHEN KHOLO FARQ BHI SAMJHO YARO DOST-O-DUSHMAN MEIN

SAGHAR CHHALKE MAST PAAWAN KA DIL WALE DIWANON P
SHAM DHALE BARKHA KI BOONDEN AAG LAGAYEN TAN MAN MEIN

SHAHRON SHAHRON SHOR SHARABA, GALIYON GALIYON BECHAINI
MERI WAADI MERI JANNAT RAHTI HAI AB ULJHAN MEIN

SUBAH SUHANI BIKHERE KASH HAMESHA JHEELON P
SHAM SAJEELI MUKHDA DEKHE ROZ HI DAL KE DARPAN MEIN

GULSHAN TUNE JO BHI CHAHA JO MANGA WOH PAYA
RAB NE SARI KHUSHIYAN BHAR DI TERE SOONE JEEVAN MEIN

O

KYA SOORATEN THIN YAAD HAI AHD-E-SHABAB MEIN
YARO UNHEN HI DHOONDTE RAHTE HAIN KHWAB MEIN

MAFHOOM JISKA NAFRAT-O-BUGHZ-O-ENAAD HO
AISA NA KOI LAFZ HO DIL KI KITAB MEIN

TERA NA KOI JURM NA TERA QUSOOR HAI
LAGHZISH HUI HAI MUJHSE TERE INTEKHAB MEIN

DEKHO TO ZINDAGI KA FASANA TAVEEL HAI
SOCHO TO JAISE BAND HAI IK PAL HUBAB MEIN

JISKE LAHU MEIN JOSH NA QURBANION KA HO
WOH RANG BHAR SAKEGA KAHAN INQUILAB MEIN

YAKH BASTA HO RAHA HAI BADAN KAASHMEER KA
MAUSAM HAI WADIYON KA BADE PECH-O-TAAB MEIN

ANKHEN HAIN JISKI DEED KA ARMAA'N LIYE HUE
GULSHAN CHHUPA RAHEGA WOH KAB TAK HIJAB MEIN

O

KATI UMR ZIKR-E-BUTAN KARTE KARTE
BUTON KI HIKAYET BAYAN KARTE KARTE

NA IK PAL KO NEEND AAYI ANKHON MEIN APNI
KATI RAAT AAH-O-FOGHAN KARTE KARTE

MUHABBAT KHUDA HAI MUHABBAT HI IMA'N
YAQEE'N HO GAYA AB GUMAN KARTE KARTE

HUMEIN NAAZ THA WO SAMAJHTE HAIN APNA
NAHIN KAH DIYA AAJ HAN KARTE KARTE

BANE ASHK HI TARJUMA'N DARD-O-GHAM KE
ZUBAN RUK GAYI JAB BAYAN KARTE KARTE

JUNOO'N KI KHIRAD BAKHSHIYAN KOI DEKHE
MAIN DAANA HOON NADANIYAN KARTE KARTE

SUKOO'N MIL GAYA MAR KE AB HUMKO GULSHAN
JIYE FIKR-E-SOOD-O-ZIYAN KARTE KARTE

O

JAHAN KHULOOS NA HO MINNATE SOKHAN SE GUZAR
NA HO QADR-E-HUNAR SAI-E-FIKR-O-FUN SE GUZAR

DILON KE PHOOL KHILATA JA MUSKURATA JA
BARANG-E-BAD-E-SABA DAHER KE CHAMAN SE GUZAR

NISAR AHLE NAZAR BHI HON KAJ RAVI PE TERI
RAHE HAYAT MEIN KUCHH AISE BAANKPAN SE GUZAR

JO CHALNE WALE BHATAKTE HAIN JADA-E-NAU PAR
TO KYON NA AAJ BHI TU JADA-E-KUHAN SE GUZAR

HATEN NA TERE QADAM JADA-E-SADAQAT SE
TU BADH KE MARHAL-E-DAAR SE RASAN SE GUZAR

NISAR GUL HON TERE HAUSLON PE AE GULSHAN
TU IS ADA SE HUJOOME GHAM-O-MEHAN SE GUZAR

O

HAQ SHUARI BAHUT ZAROORI HAI
WAZADARI BAHUT ZAROORI HAI
TUMKO BANNA HAI AFTAB AGAR
KHAKSARI BAHUT ZAROORI HAI
KHUSHK HONE SE QABL RISHTON KI
AABIYARI BAHUT ZAROORI HAI
GARM TAPTE HUE PAHARON PAR
BARFBARI BAHUT ZAROORI HAI
ZINDAGI KE TAMAM SHOBON KI
JAANKARI BAHUT ZAROORI HAI
MUFLISON AUR BESAHARON KI
GHAM GUSARI BAHUT ZAROORI HAI
HAR KISI DIL KO JEETNE KE LIYE
INKESARI BAHUT ZAROORI HAI

QURBAT-E-RAB KE WASTE GULSHAN
DEENDARI BAHUT ZAROORI HAI

NAAT

JAKAR DAR-E-RASOOL PE SAR KO JHUKA KE DEKH
T WAHIN MILEGI TUJHE, AAZMA KE DEKH
TAKHLEEQ-E-KAYENAT KA BAAIS WAHI TO HAIN
IK MUSTAFA KI ZAAT MEIN JALWE KHUDA KE DEKH
HOGA TERA SHUMAR GHULAM-E-RASOOL MEIN
INSANIYAT KI RAAH MEIN KHUDKO LUTA KE DEKH
TUJHKO MILEGI HAQ-O-SADAQAT KI ROSHNI
ANKHON SE KHAK-E-PAAYE NABI KO LAGA KE DEKH
ALLAH KE HABEEB HAIN HAAJAT RAWA HAIN WOH
AAGE RASOOL-E-PAAK KE DAMAN BADHA KE DEKH
SUNNE ZAROOR AYENGE FARIYAD KO TERI
TU UNKE INTEZAR MEIN PALKEN BICHHA KE DEKH
GULSHAN TERE QAREEB BALAYEN NA AYENGI
QURA'N KI AAYETON KO LABON PE SAJA KE DEKH

MUNAJAT

HUMEIN BHI YA ILAHI ILM KI DAULAT ATA KAR DE
SAHARA DE SAKEN AURON KO WO TAQAT ATA KAR DE
MERE MALIK ATA KAR SHADMANI GHAM KE MARON KO
INAYAT SE TU APNI DE SAHARA BE SAHARON KO
JAHAN JAYEN WAHAN HUM ILM KI SHAMEN KAREN ROSHAN
UJALON SE MUZAYYAN HO HAMARE DESH KA ANGAN
MAHAK TERI HI AATI HAI GULON MEIN GULISTANON MEIN
BUZURGI KA TERI ELAN HOTA HAI AZANO MEIN
TERI HI SHANE EKTAI NAZAR AATI HAI SHABNAM MEIN
MUHABBAT KA TERI PARTAU NAZAR AATA HAI ZAM ZAM MEIN
NAZAR AATI HAI QUDRAT TERI JAHLAM KI RAVANI MEIN
DIKHAI DETA HAI JALWA TERA SHAFFAF PANI MEIN
JO TU CHAHE TO PAL BHAR MEIN FAQIRON KO GHANI KAR DE
JO TU CHAHE ANDHERE GHAAR MEIN BHI ROSHNI KAR DE
JO BE-GHAR HAIN UNHEN BHI GHAR ATA KAR APNI RAHMAT SE
NA DUNIYA MEIN KOI MAHROOM HO TERI INAYAT SE
QADAM UTHHEN HAMARE DEEN O DUNIYA KI BHALAI MEIN
RAHE MALIK SADA PYAR O MUHABBAT BHAI BHAI MEIN
KALEESA MEIN SAWALI KI HAR IK ROODAD SUNTA HAI
TU HI MASJID MEIN FARYADI KI HAR FARYAD SUNTA HAI
HAZARON SAR TERE AAGE JHUKA KARTE HAIN MANDIR MEIN
TERE HI NAAM KE DANKE BAJA KARTE HAIN MANDIR MEIN
DUA GULSHAN KARO ALLAH HUMKO MOATBAR KAR DE
HUMEIN APNE KARAM SE SAHIBE ILM O HUNAR KAR DE

HAMD-O-SANA

KARTE HAIN SHUKR USKE KARAM KI BAHAR KA
SAR PAR HAMARE SAYA HAI PARVARDIGAR KA

CHAHE JISE UROOJ DE CHAHE ZAWAL DE
HAI DAYERA WASI TERE AKHTIYAR KA

PURPECH MANZILON KA MUJHE KHAUF KUCHH NAHI
DAST-E-DUA HAI SAR PE SHAHE ZULFEQAR KA

AZM-E-KHALEEM MAIN KABHI SABR-E-HUSAIN MEIN
KHALIQ NE IMTEHAN LIYA AITBAR KA

RAHTA HAI IK ZAMANE SE GULSHAN WATAN SE DOOR
MAULA TU HI SAHARA HAI IS BE DAYAR KA

Title	:	Gulbun
Author :		Gulshan Khatai
Address	:	M.G. Road, Kochin, Kerala
No. of Copies	:	500
Price	:	200/-
Published	:	2013
Cover Page	:	Sharafat Hussain
Computer	:	Sajid Aneeq Khan
		Tanda, Ambedkar Nagar (UP)
Printing	:	Mufeed Graphic Prints

Urdu Poetry

By: **Gulshan Khatai Kaashmiri**
39/2043, Khatai Sons, M.G. Road, Kochin-682016 (Kerala)
E-Mail:gulshankhatai@gmail.com

Edition: 2013

GULBUN

(Urdu Poetry)

By:

Gulshan Khatai Kaashmiri

Gulshan Khatai Kaashmiri
39/2043, Khatai Sons, M.G. Road, Kochin-682016 (Kerala)

Khatai Residency, Mughal Mohalla, Lal Bazaar
Srinagar, Kashmir-190023
Mobile: 0963374272
E-Mail:gulshankhatai@gmail.com